بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

مورخہ ۲۲ ۔ رجب ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ ۔ اگست ۱۹۰۸ء عیسوی

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

جلد ۷

نمبر ۳۲

قیمت از معاونین ... قادیان میں ہے ... فی پرچہ ۲ ر

گورنمنٹ میں روپے ... افریقہ ... قیمت ازطلبا ...

تین ہزار دو سو ستائیس روپے

دو آنہ ، پائی

یہ کیا ہے؟

حضرات! یہ اخبار بدر کا بقایا ہے ۔ جو آپ صاحبان کے ذمہ پر ہے ۔

(اگر محرر کی غلطی سے بعض صاحبان کے حساب میں غلطی ہی فرض کر لی جاوے تب بھی بقایا تین ہزار کے قریب ہوگا)

پس

۲۷ ۔ اگست ۰۸ء

یاد رکھئے گا

اگلا پرچہ وی پی ہوگا

کوئی صاحب وی پی واپس نہ فرمائیں

اگر حساب میں غلطی ہو تو وی پی امانت میں رکھ کر بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ہمارے سادہ کارڈوں کے جواب جلد دیں (۲) بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجدیں تو عنایت

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

بھیرہ میں غریب احمدیوں کے ساتھ تعصب

ہمارے آریہ بھائی تو انگریز افسروں کی شکائتیں
کرتے رہتے ہیں۔ مگر ہمارا تجربہ ہے۔ کہ دیسیوں کو جو دکھ پہنچتا
ہے۔ وہ اون کے بھائی بندوں دیسی حکام سے ہی اکثر ہوتا
ہے۔ غور کا مقام ہے۔ کہ گذشتہ شورش کے وقت لائل پور
لاہور۔ راولپنڈی وغیرہ ہر جگہ حکام اس بات کے قائل
ہو گئے تھے۔ کہ احمدی لوگوں نے کسی جگہ فساد میں حصّہ
نہیں لیا۔ بلکہ ہر جگہ سرکار کی خیرخواہی کی اور امن کو قائم
کیا۔ بھیرہ کے احمدی خود ہی غریب جماعت ہے اور
ان کے امن پسند ہونے کی بڑی دلیل ہے کہ جب سے وہ
احمدی ہوئے۔ کوئی الزام آج تک کسی قسم کے شر اور
فساد کا ان پر نہیں لگا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ باوجود
شرعی اجازت کے وہ کسی مسجد میں نماز پڑھنے نہیں
جاتے اور نہ شہر کی جمعہ مسجد میں جو سب کے لئے عام
ہے جاتے ہیں اور نہ عیدگاہ میں جاتے ہیں۔ بلکہ اپنی
مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ جس کے متولی اور امام احمدی
ہیں۔ غیر احمدی بھی کبھی اس مسجد میں مداخلت نہ کرتے
تھے۔ مگر ایک متعصب غیر احمدی تھانیدار کے شہر میں
آجانے کے سبب چند لوگوں کو یہ حوصلہ ہوا کہ احمدی
لوگ کسی اور کی مسجد میں تو جاتے نہیں جو ان کے ساتھ
فساد کیا جاوے۔ چلو ان کی مسجد میں ہی جا کر ان کو تنگ
کریں۔ گذشتہ چند ماہ کے تھوڑے عرصہ میں مجھے دو بار
بھیرہ جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ہر دو دفعہ میں نے
تھانیدار صاحب کے تعصب کو محسوس کیا۔ پہلی دفعہ ہم
نے اپنے ہی مکان یعنی مولوی حکیم نور الدین صاحب
کی کھلی زمین اندرون دروازہ پر وعظ کرنا چاہا۔ تو
اوس نے بلا وجہ روک دیا اور دوسری دفعہ ہم نے
گنج میں وہ مضمون پڑھنا چاہا۔ جس کے پڑھنے کے
واسطے لاہور میں ہم کو یونیورسٹی ہال سرکاری ملا
تھا اور جس کے سننے کے وقت جناب رائے بہادر جج صاحب
پرتول چند جج چیف کورٹ پریذیڈنٹ ہوئے تھے تو
تھانیدار نے صرف اس تعصب کے سبب روک دیا کہ
ہم احمدی ہیں۔ خیر۔ ہم دو بار میں نے صبر کیا اور یہ
نہ چاہا۔ کہ اخبار میں ان باتوں کو کچھ نوٹس لیا جاوے
کیونکہ وہ ایک سرکاری ملازم ہے۔ لیکن اب معلوم
ہوا ہے کہ ان باتوں کے درگذر سے دلیر ہو کر میاں محمد دین
صاحب کو بہت کچھ جرأت ہوئی ہے۔ جس کا ہمیں افسوس
ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ میاں محمد دین کے برخلاف بھیرہ کے
غریب احمدیوں نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس درخواست دی
ہے۔ کہ تھانیدار نے ہمیں چند گھنٹے اپنے پاس جبراً
بٹھا رکھا اور گندی گالیاں دیں اور دھمکا کر اقرارنامہ پر
دستخط کرنے کے واسطے ان کو راضی کیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے
وہ مقدمہ جناب دیوان بہادر جواہر مل صاحب کے پاس تفتیش
کے واسطے ارسال کیا ہے۔

مگر ہماری رائے میں جب تک کہ ایسے متعصب تھانیدار
کو جو مذہبی عناد کے سبب ایک قوم کو تکلیف دیتا ہے بھیرہ سے
تبدیل نہ کر دیا جاوے۔ یہ مقدمہ از روئے انصاف چل نہ
سکیگا۔ حق کی گواہی ایک بہت مشکل امر ہے۔ جب تک کہ
میاں محمد دین وہاں موجود ہے۔ بھیرہ کے لوگ ایک غریب
جماعت کے حق میں کب گواہی دینے لگے ہر ایک شخص
تھانیدار سے ڈریگا۔ امید ہے کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ
پولیس اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہی اس عرضداشت پر
پوری توجہ کریں گے۔ ہماری عادت نہیں۔ کہ ہم کبھی سرکاری
حکام کے برخلاف کچھ لکھیں۔ مگر سخت مجبوری کے
سبب اب کے ایسا کرنا پڑا ہے۔

ہم نے مانا کہ میاں محمد دین صاحب اس فرقہ کے آدمی
ہیں۔ جو اس امر پر عقیدہ رکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب
مہدی نہ تھے بلکہ ایسا مہدی آنیوالا ہے۔ جو تمام غیر مسلم
لوگوں کو قتل کر ڈالیگا اور ہم نے مانا۔ کہ میاں محمد دین
صاحب اس فرقہ کے پیرو ہیں جن کا عقیدہ یہ ہو۔ کہ اس
زمانہ میں جہاد جائز ہے۔ لیکن ان اختلافات کی وجہ سے
غریب احمدیوں کو تکلیف پہنچانا مناسب نہیں ضرورت
سمجھی گئی تو مفصل آئندہ لکھا جائیگا۔

مدرسہ دینیہ

میں نے جولائی میں احباب کی خدمت
میں چند امور پیش کئے تھے۔ اور
اخیر جولائی تک ان کا جواب پایا تھا کہ مدرسہ دینیہ کے
متعلق کوئی سکیم تجویز کی جائے۔ مگر اب تک صرف ذیل
کے احباب کی طرف سے اطلاع آئی ہے

(۱) جماعت سمانہ [illegible] یکمشت چندہ مدرسہ دینیہ
کے لئے دیں گے اور [illegible] ماہوار مستقل مدد
(۲) جماعت کرنال [illegible] یکمشت چندہ اس کے
علاوہ کل ممبران اپنے موجودہ چندہ کو ڈیوڑھا کر دیں گے
زائد رقم دینی مدرسہ کے لئے مستقل مدد ہوگی۔
(۳) میرزا محمد شفیع از ڈیرہ اسمٰعیل خان عا روپیہ ماہوار
مدد دیں گے۔ پٹیالہ سے بھی جواب آیا ہے مگر ہنوز تعیین
چندہ نہیں ہوئی اور جیسا کہ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں
ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور و
شیخ رحمت اللہ صاحب نے معقول امانت کا وعدہ فرمایا ہے بلکہ
بلکہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے تو اس کام کو شروع بھی کر
دیا اور اس طرح اس کار خیر میں ہر طرح سے سبقت کا فخر ان
کو حاصل ہے۔ میں نے ۳۱ جولائی کے بعد ۱۶ دن تک اور
انتظار کیا ہے مگر اور کہیں سے جواب نہیں آیا میں یہ جانتا
ہوں کہ اس کی وجہ زیادہ تر جماعت پر پہلے سے چندہ تعمیر
کا اور دیگر مدات کے چندوں کا بوجھ ہے۔ مگر تاہم میں یہ
خیال نہیں کرتا۔ کہ ان تین جماعتوں اور ان تین احباب کے
علاوہ باقی بڑی بڑی جماعتوں اور ذی وسعت احباب میں سے
کوئی اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہوگا۔ سرگودہ سے کسی قدر
رقم آچکی ہے۔ اور قادیان میں بھی ایک معقول رقم جمع ہوئی
تھی۔ مگر جماعت کے ایک کثیر حصہ کی طرف سے ہنوز ہم
جواب کے منتظر ہیں۔ اس لئے ابھی تک سب کمیٹی کوئی کام شروع
نہیں کر سکی۔ بعض احباب نے یہ دریافت کیا ہے۔ کہ یہ چندہ
کب سے دینا ہوگا۔ سو جملہ احمدی احباب کی اطلاع کے لئے
یہ لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ جسقدر جلدی اسے شروع کر سکیں اچھا
ہوگا۔ مدرسہ غالباً نومبر سے جاری ہوگا۔ مگر ابتدائی اخراجات
لائبریری اور مکان کے کثیر رقم کو چاہتے ہیں۔ اور جس قدر
رقم سرمایہ کے رنگ میں جمع ہوگی۔ وہ آئندہ کے لئے بہت
مفید ثابت ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں کہ جہاں جہاں جو جو
کچھ احباب کرنا چاہتے ہیں اس کی اطلاع ۳۱ر اگست سے پہلے
پہلے کر دیں ورنہ مجبوراً جو اطلاع آچکی ہے۔ اس پر تخمینہ اور
تجاویز کی بنیاد رکھنی پڑے گی۔ والسلام۔

خاکسار محمد علی۔ ۱۶ر اگست ۱۹۰۶ء۔

ضرورت نکاح

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل
پنجاب میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان
کے علاقہ جات دہلی اور اس کے قرب وجوار میں نکاح کرنا چاہتے
ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

الحق الصریح فی تصدیق المسیح

نثار احمدین از راہ نیاز بیرون ریخت بجز درافشاں رسمے ز راز کرد

گرچہ ہر کس ز رہ لاف بیانے دارد
صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

ایک صادق کا انجام ۔ وفات مسیح موعود علیہ السلام

حضرت امام الزمان کی صداقت پر تازہ دلائل

(۱) موافق اور مخالف اخبارات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو دستوں کی بیماری میں مبتلا ہوئے اور اوسی بیماری سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آپنے بمقام لاہور انتقال فرمایا۔ آپکا جنازہ بذریعہ ریلوے گاڑی بٹالہ تک اور وہاں سے معمولی طور پر قادیان لایا گیا اور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ مقبرہ بہشتی واقع قادیان میں دفن کئے گئے اور حضرت حکیم الامۃ بالاتفاق خلیفۃ المسیح والمہدی قرار پائے۔

حضرت مرزا صاحب قبلہ کی کتاب براہین احمدیہ ۱۸۸۰ء میں چھپی۔ اس کتاب میں حضرت مرزا صاحب نے اپنی وفات کے متعلق یہ الہام لکھا ہے۔ یعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے۔ المبطون شہید۔ یعنی جو دستوں کی بیماری میں مرتا ہے وہ شہید ہوتا ہے۔

اب الہام مندرجہ براہین احمدیہ و حدیث صحیحہ کو واقعات صحیحہ و مسلمہ متذکرہ بالا کے ساتھ مقابلہ کرنے سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی متعلق وفات ایسی قطعی اور صاف و صریح طور پر پوری ہوئی کہ اس کی صداقت میں کسی اشد مخالف کو انصافاً بھی مجال دم زدن نہیں۔ ظاہر ہے کہ علم غیب خدا تعالیٰ کا خاصہ ہے پس حضرت مرزا صاحب نے جو یہ غیبی خبر اپنی وفات کے متعلق مدت دراز پیشتر پبلک میں شائع کی وہ بلاشبہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی اور قرآن کریم فرماتا ہے۔ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو متصرف نہیں کرتا مگر اوسی کو جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ہو لہٰذا اُن واقعات سے قرآن کریم کی شہادت کے مطابق یہ نتیجہ نکلا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے رسولوں میں سے تھے۔ اللہ کا رسول صادق ہوتا ہے پس حضرت مرزا صاحب مغفور کا انجام ایک صادق کا انجام ہے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مقام پر افادۃ للناظرین و لطیفہ غیبی بھی درج کردوں۔ جو اخویم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پر کھولا گیا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ یٰعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سنہ وفات ۱۳۲۶ھ برآمد ہوتا ہے۔

(۲) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رسالہ الوصیۃ مورخہ ۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۵ء مطبوعہ ریویو آف ریلیجنز کے بابت ماہ جنوری ۱۹۰۶ء میں یہ تحریر فرمایا تھا۔

”چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی۔ کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور تمام لوگوں کیلئے جو میرے کلام سے فائدہ اوٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں سو پہلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو زبان عربی میں ہوئی اور بعد میں اردو کی وحی بھی لکھی جائیگی۔ قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا۔ واما نرینک بعض الذی نعدہم او نتوفینک۔ تموت و انا راض منک جاء وقتک ونبقی لک الآیات باہرات جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات ما قرب ما توعدون۔ واما بنعمۃ ربک فحدث انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ (ترجمہ) تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہگئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دیں گے اور کچھ اونمیں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہیں ان میں سے تجھے کچھ دکھا دیں یا تجھے وفات دیدیں تو اس حالت میں فوت ہوگا جو میں تجھ سے راضی ہونگا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی۔ لوگوں کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اسجگہ یاد رہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑینگے جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں اس فقرہ کے معنے ہیں (۱) اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کر دیں گے اور ان اعتراضات کا نام و نشان نہ رہیگا (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بد ذکر سے باز نہیں آتے دنیا سے اوٹھالیں گے اور صفحہ ہستی سے معدوم کر دیئے جاوینگے تب ان کے نابود ہو جانے کیوجہ سے ان کے بیہودہ اعتراض بھی ناپدید ہو جائیں گے۔ پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اُس دن سب پر اوداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ ہوگا۔ حوادث کے بارہ میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائیگی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہونگے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا اُن پر رحم کریگا جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کریں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں اونکو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں اور فرمایا کہ۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اوسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ میں تجھے اس قدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا ”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی“ اسلئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں۔ سو راستباز بنو اور تقوے اختیار کرو تا بچ جاؤ آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے لیکن خدا سے ڈرنیوالے بچائے جائیں گے خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہونگے اور کئی آفتیں زمین پر اترینگی۔ کچھ تو اونمیں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے

ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور انکو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے "کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی" یعنے خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسیطرح خدا تعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقتمیں انکو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھلاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقتمیں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کرتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالےٰ کے اس معجزے کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقتمیں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا۔ جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کیوقت میں ہوا۔ جبکہ حضرت موسیٰ کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہونچا دیں۔ فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بیوقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کیوقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللّٰہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جسکا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت یہ وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے۔ جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جاویں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کیطرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائیگی۔

اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں ✠۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے .... اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد ملکر کام کرو۔

✠ ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کی اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس

اب ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وفات کے متعلق عبارت مندرجہ بالا میں جو کچھ تحریر فرمایا۔ وہی ظہور میں آیا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر یہ دوسری دلیل ہے۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپ کی وفات سے پہلے جو تفصیلات اس واقعہ کے متعلق وحی الٰہی کے ذریعہ سے کھولی گئیں ان پر نظر ڈالنے سے خدا کی قدرت نمائی اور ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے اور من حیث المجموع عقل اس بات پر قطع واجب کرتی ہے۔ کہ حضرت میرزا صاحب مغفور قطعاً اور یقیناً مرسل و مامور من اللہ تھے اور وہ تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

اخبار بدر۔ مورخہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء خدا کی تازہ وحی ۲ مارچ ۱۹۰۷ء روز شنبہ۔ الہام

(۱) انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ تفہیم یہ ہوئی۔ کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں اور تا وہ اے اہل بیت تمہیں پاک کرے جیسا حق ہے پاک کرنیکا اور پھر انہیں کیطرف اشارہ کر کے الہام ہوا۔ (۲) "ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان قبول کرو" اور پھر الہام ہوا۔ (۳) یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم اے لوگو! تم اپنے رب کی پرستش کرو۔ وہ خدا جس نے تمہیں

بقیہ حاشیہ کالم نمبر ۲۔ جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کرینگے۔ کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بناوے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کرینگے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کیوقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کیوجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ

تہیں پیدا کیا۔ اس میں یہ تفہیم ہوئی کہ اے اہل بیت کسی دوسرے کو تکیہ گاہ مت بناؤ ہی خدا تیرا متکفل و رازق ہے جس نے تجھے پیدا کیا اور پھر الہام ہوا۔

(۴) یا ایہا الناس اتقوا ربکم اللّٰہ خلقکم۔ ترجمہ یہ ہے کہ اے اہل بیت خدا سے ڈرو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو اور نہ کوئی بات مونہہ سے نکالو وہی خدا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا۔

(۵) اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے اور پھر مجھے مخاطب کر کے الہام ہوا۔

(۶) انت منی وانا منک انت الذی طار الی روحہ یعنے تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں اس زمانہ میں تجھ سے ظاہر ہوں یعنی الامور تو وہ ہے جسکی روح نے میری طرف پرواز کی

اخبار بدر مورخہ ۱۴۔مارچ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی ۷۔مارچ ۱۹۰۷ء۔ اعجبتم ان تموتوا کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ (۲) ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔

۱۲۔مارچ ۱۹۰۷ء یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی

ریویو نمبر ۱۱ جلد ۶ بابتہ نومبر ۱۹۰۷ء

"موت قریب" ریویو نمبر ۱ جلد ۷ بابت ماہ جنوری ۱۹۰۸ء

صفحہ ۴۰۔ رؤیا و الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۲۔ دسمبر ۱۹۰۷ء [illegible] (۱۳) ہنگام لہ وقت تو نزدیک رسید (۱۴) ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) اللّٰہ خیر و ابقی (۱۵) خوشیاں منائیں گے۔

الہامات مندرجہ بالا میں اللہ کریم نے ان الہامات میں حضرت اقدس کو مخاطب فرما کر آپ کی وفات قریب ہونے کی متواتر خبریں دیں اور واقعہ وفات کی وجہ سے جو حضرت اقدسؑ کی تدفین۔ خلافت و تجدید بیعت کا واقعہ ایک ہی دن پیش آنے والا تھا۔ اس کی تاریخ ستائیس بتلائی اور مومنوں کو یوں تسلی دی کہ اگرچہ رسول فوت ہو جاتے ہیں۔ مگر تم غم نہ کرو۔ کیونکہ اللہ جس کو اس سلسلہ کا چلانا منظور ہے۔ وہ باقی رہیگا اور مخالفوں کی حالت کی نسبت یہ پیشگوئی فرمائی۔ کہ خوشیاں منائیں گے۔ چنانچہ خداوند عالم الغیب نے جیسا فرمایا تھا بے کم وکاست ویسا ہی وقوع میں آیا۔

تفصیلات مندرجہ بالا کے بعد حضرت اقدس کو خاص تاریخ وفات ایک رؤیا میں اس طرح بتلائی گئی۔

ریویو نمبر ۲ جلد ۷ ٹائیٹل پیج

۵۔جنوری ۱۹۰۸ء۔ مرحوم امیر خان کی بیوہ جس دن اس کا خاوند فوت ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے۔ میں نے وہ مٹا دیا اور اس کی پیشانی پر ۶ کا عدد لکھدیا ہے۔"

اس رؤیا میں امیر خان سے مراد سردار اور قوم کا امام ہے جس سے مقصود فی الحقیقت ذات ستودہ صفات امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام ہے۔ پھر دکھلایا کہ اس سردار کی بیوی کے بیوہ ہونے کے واقعہ کو ۵ یا ۶ یا ۷ کے اعداد سے تعلق ہے۔ مگر اس بیوی کا خاوند جس دن فوت ہوگا اس کو اصلی تعلق ۶ کے عدد سے ہے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔ حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام ۲۵۔مئی ۱۹۰۸ء کو بیمار ہوئے۔ ۲۶ کو آپ نے وفات پائی اور ۲۷ کو آپ دفن کئے گئے۔ ذیل کے الہامات میں حضرت اقدس کو مقام وفات بھی بتایا گیا۔

الحکم نمبر ۲ جلد ۱۰ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء

۱۲۔جنوری ۱۹۰۶ء (۳) "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں"

(۳) ایک یہ معنے ہیں کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی۔ جیسا کہ دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا اسی طرح دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی کہ خود بخود دل لوگوں کے ہماری طرف مائل ہو جائیں گے

اب تعبیر [illegible] الہام [illegible] ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ۔" واقعات یا یوں کہو کہ خداوند خدا کی فعلی شہادت سے یہ ثابت ہوئے۔ کہ مکہ سے مراد قادیان ہے اور مدینہ احمدیہ بلڈنگ لاہور۔ کیونکہ الہام میں اس بات کی طرف صاف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ جس طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے وطن مکہ میں فوت نہیں ہوئے بلکہ اپنے انصار کے شہر یعنی مدینہ میں فوت ہوئے اسی طرح یہ بروز محمدی علیہ الصلوۃ والسلام قادیان میں فوت نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسے شہر میں فوت ہوگا۔ جہاں اس کے انصار رہتے ہوں۔

رؤیا و الہام مندرجہ ذیل اسکے موید ہیں

اخبار بدر نمبر ۱۰ جلد ۷ مورخہ ۱۲۔مارچ ۱۹۰۸ء

رؤیا و الہامات حضرت مسیح موعودؑ

۷۔مارچ ۱۹۰۸ء "ماتمکدہ" فرمایا اس کے متعلق کوئی تفہیم نہیں ہے۔ پھر غنودگی میں دیکھا۔ کہ جنازہ آتا ہے۔"

اس الہام میں ماتمکدہ سے مراد وہ ماتم کدہ ہے جہاں آپکی وفات پانا پہلے بتایا گیا ہے یعنی احمدیہ بلڈنگ لاہور ساتھ ہی جنازہ آتے ہوئے دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس جگہ وفات ہوگی۔ وہاں سے جنازہ قادیان لایا جاویگا۔ کیونکہ آپنے قادیان میں یہ خواب دیکھا تھا کہ جنازہ آتا ہے۔ پھر چونکہ لاہور سے بٹالہ تک لاش صندوق میں آنیوالی تھی اور اس کے بعد صندوق سے نکالکر صرف کفن میں لپیٹے ہوئے قادیان تک آنیوالی تھی۔ اس لئے ۷۔مارچ ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا تھا کہ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ اس الہام کا پتہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ پھر چونکہ قادیان آپکا وطن تھا اور وہاں دفن کے لئے جنازہ بھی پہنچنا تھا۔ اس لئے "ماتمکدہ" کا الہام دوبارہ ہوا۔ دیکھو

اخبار بدر نمبر ۱۵ جلد ۷ مورخہ ۱۶۔اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی۔ "ماتمکدہ" قبر کی جگہ آپ کو قادیان میں کشفی طور پر پہلے ہی دکھا دی گئی تھی۔ چنانچہ اس کا مفصل ذکر وصیت مورخہ ۲۰۔دسمبر ۱۹۰۵ء محولہ بالا میں بصراحت تمام درج ہے اور وہ جگہ مقبرہ بہشتی میں داخل ہے جس سے مخالفوں کو بھی انکار نہیں ہوسکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بھی خدا کی طرف سے بتا دیا گیا تھا۔ کہ آپ کسی بیماری سے فوت ہوں گے۔ چنانچہ

اخبار الحکم نمبر ۳۵ جلد ۱۰ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء

میں لکھا ہے۔

"۹۔اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ میرا بھائی غلام قادر مرحوم ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہے اور میں نے خیال کیا۔ کہ یہ فرشتہ ہے اور لفظ قادر کی مناسبت سے اس شکل پر ظاہر ہوا ہے اور میں اس کے آگے اس قدر دوڑتا ہوں کہ گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہے اسکے بعد ہم شہر میں داخل ہوگئے اور وہ فرشتہ جو میرے بھائی کی شکل پر تھا گھوڑے پر سے اتر آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک تازیانہ ہے اور ایک مضبوط سپاہی قوی ہیکل شکل میں ہے اور ہم نے شہر میں ایک طرف جانیکا ارادہ کیا گویا کوئی کام ہے یا کوئی خدمت ہے۔ جو اس فرشتہ نے بجا لانی ہے۔ بعد اس کے الہام ہوا۔ اے عبدالحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے اور میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ عبدالحکیم میرا نام رکھا گیا ہے خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی حکمت و مصلحت نہیں چاہتی کہ ان بیماریوں سے کوئی بیماری میرے لاحق حال ہو سکے چونکہ

اس میں شماتت اعدا ہے۔"

غرض اس رؤیا میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو یہ بشارت دیگئی۔ کہ آپکو کوئی ایسی بیماری نہیں ہوگی جو باعث شماتت اعدا ہو۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ آپ اس قسم کی بیماری سے محفوظ رہے۔ رحلت سے پہلے پھر کوچ کا حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدسؑ کے پاس پہونچا۔ اور قبل از واقعہ مومنوں کو تسلی دیگئی اور انکی بہت بندھائی گئی۔ چنانچہ یہ الہامات اخبار بدر نمبر ۲۱ جلد ۷ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء میں اس طرح درج ہیں۔

خدا کی تازہ وحی۔ ۹۔ مئی ۱۹۰۸ء۔ الرحیل ثم الرحیل

۱۵۔ مئی ۱۹۰۸ء۔ ڈرومت مومنو!

اب ان تمام الہامات وواقعات و دلائل پر غور کرنے کے بعد کسی منصف مزاج خدا ترس آدمی کو اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ غیب کی یہ صاف خبریں علیم وخبیر و عالم الغیب خداوند تعالیٰ ہی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی تھیں اور اس لئے عقل سلیم کے نزدیک اس بات میں کچھ شک باقی نہیں رہجاتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امام ربانی ملہم یزدانی موید من السماء اور مامور من اللہ تھے۔ پس جو لوگ ان کے ساتھ شوخی واستہزاء سے پیش آتے اور تکفیر و تذلیل پر کمربستہ ہو کر گندے اور ناشائستہ کلمات زبان پر لاتے ہیں وہ سچائی اور انسانیت کا خون کرتے اور اپنی جانوں پر آپ ستم ڈھاتے ہیں مگر وہ خوب یاد رکھیں کہ ان کی ایسی بیہودہ کارروائیوں سے خدا کے اس پاکباز و مقدس رسول کے دامن تقدس پر کوئی دھبہ نہیں لگ سکتا۔ بلکہ وہ حضرت اقدس کے اس الہامات کو کہ "خوشیاں منائیں گے" اپنے ہاتھوں آپ پورا کرتے ہیں:۔

فویل للمکذبین۔ یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن۔

(۴) ایڈیٹر صاحب البشیر اٹاوہ۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ اپنے پرچہ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء میں ایک آرٹیکل بعنوان "حضرت اقدس میرزا صاحب کی وفات" تحریر فرماتے ہیں اس آرٹیکل میں ایڈیٹر صاحب موصوف براہین احمدیہ کو ایک قابل قدر کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اسی براہین احمدیہ میں حضرت اقدس نے اپنے یہ دو الہام بھی درج کئے ہیں (۱) انی جاعلک للناس اماماً یعنی خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا۔ (۲) آئی لو یو۔ آئی شیل گیو یو، لارج پارٹی آف اسلام۔ یعنی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں میں تجھے ایک بڑی جماعت اسلام کی دوں گا۔ یہ الہامات بھی جس طرح پورے ہوئے اس کا فوٹو بھی ایڈیٹر صاحب آرٹیکل مذکورہ بالا میں اس طرح کھینچتے ہیں:۔

"تاہم اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ حضرت اقدسؑ اس زمانہ کے نامور مشاہیر میں سے تھے۔ اس ترقی علوم وفنون کے زمانہ میں درحقیقت یہ امر کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے کہ ان کے کئی لاکھ راسخ الاعتقاد مرید ایسے تھے جو ان کے ہر ایک حکم کو ہر ایک پیشگوئی کو وحی خیال کرتے اور بلا چوں وچرا اس کو تسلیم کرتے تھے۔ ان مریدوں میں عوام الناس اور جہلا بڑھے لکھے غریب امیر عالم وفاضل اور نئے تعلیم یافتہ غرض کہ ہر درجہ اور ہر حیثیت کے مسلمان موجود ہیں جو درجہ کہ حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کو اپنے مریدوں میں حاصل تھا اور جو اثر کہ حضرت اقدسؑ کا اپنے مریدوں کی جماعت پر تھا۔ اس میں کچھ کلام نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں نہ یہ اثر کسی مولوی اور نہ عالم فاضل کو اپنے مریدوں معتقدوں پر تھا اور نہ کسی صوفی اور ولی اللہ کا اپنے مریدین پر تھا اور نہ کسی لیڈر اور نہ کسی ریفارمر کا اپنے معتقدین پر چونکہ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کثیر کے پیشوا اور امام برحق تھے لہذا تہذیب مجبور کرتی ہے کہ ہم ان کی عزت کریں اور ان کے انتقال پر افسوس ظاہر کریں"

اب ناظرین حضرت اقدس کے الہامات اور ایک مخالف کے اقرارات پر غائر نظر ڈال کر انصاف فرمائیں کہ حضرت اقدسؑ کی یہ دونوں پیشگوئیاں کس صفائی سے پوری ہوئیں ایڈیٹر البشیر کے اس اقرار کو پڑھ کر ہماری زبان سے تو بے ساختہ یہ شعر نکل جاتا ہے۔

والفضل ما شھدت بہ الاعداء

(۵) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات آپ کی وفات کے متعلق جو ہم نے براہین احمدیہ و رسالہ وصیت و اخبار بدر وغیرہ سے نقل کئے ہیں ان میں ایک صریح پیشگوئی یہ بھی موجود ہے کہ مخالفین آپ کی وفات پر آپ کو رسوا کرنے کی نیت سے اعتراضات پیش کریں گے۔ مگر خدا تعالیٰ ان اعتراضات کو نیست ونابود کرکے حضرت مسیح موعود کا پاک وصاف وبری الذمہ ہونا ثابت کردیگا۔ اب ذیل کے مضمون سے ظاہر ہوگا۔ کہ یہ پیشگوئی بھی کس صفائی سے پوری ہوئی۔

وفات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین کے چند اعتراضات معہ جوابات

اعتراض نمبر ۱

ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے مرزا صاحب کی وفات کی نسبت پیش گوئی کی تھی۔ سو مرزا صاحب مر گئے اور ڈاکٹر صاحب زندہ رہے۔ پس ڈاکٹر صاحب کی پیش گوئی سچی نکلی۔

جواب۔ ڈاکٹر عبدالحکیم نے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو مرزا صاحب کی وفات کی بابت تین برس کی پیشگوئی کی تھی۔ پھر دوسری پیشگوئی یہ کی تھی کہ چودہ مہینے میں فوت ہوجائینگے۔ ان دونوں پیشگوئیوں کو ڈاکٹر نے خود منسوخ کردیا اور تیسری پیشگوئی میں لکھا کہ مرزا صاحب ۲۱ ساون مطابق ۴ر اگست کو فوت ہوں گے۔ پس ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ کیونکہ مرزا صاحب تاریخ معینہ ڈاکٹر سے کوئی سوا دو مہینہ پہلے فوت ہوئے۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے روزانہ پیسہ اخبار اور ۱۲ جون ۱۹۰۸ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر میں بھی ڈاکٹر کی اس پیشگوئی کی نسبت یہی رائے ظاہر کی گئی ہے کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔

اعتراض نمبر ۲

مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں مرجاویگا۔ مگر مرزا صاحب مرگئے اور ڈاکٹر صاحب ابتک زندہ ہیں اس لئے مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب حضرت اقدس مرزا صاحب نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی تھی جس میں یہ لکھا ہو کہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم کی زندگی میں نہیں مروں گا اور ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں مرجائیگا۔ پس یہ اعتراض سراسر لغو ہے۔ البتہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی ضرور کی تھی کہ خدا مجھے ذلت کی موت نہیں دیگا مگر ڈاکٹر عبدالحکیم عذاب اور ذلت کی موت مریگا۔ سو اس پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو گیا۔ یعنی حضرت اقدسؑ نے ذلت کی موت نہیں پائی۔ بلکہ مطابق حدیث نبوی شہادت کی موت پائی۔ رہا دوسرا حصہ اس پیشگوئی کا جو عبدالحکیم کی موت کے متعلق ہے۔ وہ اپنے وقت پر انشاء اللہ العزیز پورا ہوگا۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ مگر ایک پہلو سے یہ دوسرا حصہ بھی پورا ہو گیا۔ کیونکہ ڈاکٹر کا ... جھوٹا ثابت ہوجانا بھی ذلت کی موت مرنے سے کم نہیں۔

ناظرین کے مزید اطمینان کے لئے حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی اس مقام پر لفظ بلفظ نقل کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کی نسبت حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں+۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار تیرے آگے

+ خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہوجائیگا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر ہوں اور خدا تعالیٰ اسکے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں۔ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کا عذاب اور ذلت کی موت ان کو نہ ہوگی اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہوجاوے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر خارق نہ رہے۔

ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ ربّ فرق بین صادق و کاذب۔ انت تریٰ کل مصلح و صادق ؂

اب اگر ناظرین اس وحی الٰہی اور تشریحات حضرت اقدس ؑ پر ایک گہری نظر ڈالیں گے۔ تو انہیں یہ بات صاف دکھائی دیجائیگی۔ کہ اس پیشگوئی میں تو یہ اشارۃً بھی بیان نہیں کیا گیا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں فوت ہو جائیگا پس معترض کی سمجھ پر افسوس جس نے صرف اپنے دل سے ایک بات تراش کر اسی کو اعتراض کی بنیاد ٹھہرایا۔

حیرت خیز اور تعجب انگیز بات یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی میں یہ تو بیان کیا گیا۔ کہ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب خدا کے مقبول یعنی حضرت مرزا صاحب کو نہیں ہوگا۔ مگر عبد الحکیم نے جو یہ کہا تھا کہ مرزا صاحب میری زندگی میں مرجائیں گے۔ اس کی تردید نہیں کی گئی۔ پس حضرت اقدس مرزا صاحب . . . .

کی پیشگوئی کا ماحصل یہ نکلا کہ حضرت مرزا صاحب عبد الحکیم کی زندگی میں فوت ہو جائیں گے اور آپکے اس طرح فوت ہو جانے پر عبد الحکیم یہ کہیگا کہ مرزا صاحب چونکہ میری زندگی میں فوت ہو گئے اس لئے وہ کاذب تھے اور میں صادق ہوں اور وہ شریر تھے اور میں صالح ہوں۔ سو خداوند عالم الغیب فرماتا ہے۔ کہ اے ڈاکٹر تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔ میرے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے۔ کہ وہ عذاب کی موت اور ذلت کی موت نہیں مرتے مگر تو ذلت کی موت مریگا اور اس طرح صادق اور کاذب میں کھلا کھلا فرق دنیا کو نظر آجائیگا۔ چنانچہ واقعات پیش آمدہ سے یہ بات اہل نظر کے نزدیک ثابت ہو گئی۔ کہ حضرت مرزا صاحب

؂ اس فقرہ میں عبد الحکیم خان مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔

؂ یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانہ میں اور اس نازک وقت میں امت محمدیہ کیلئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔

؂ یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے اس فقرہ الہامیہ میں عبد الحکیم خان کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤنگا۔ منہ

المشتہر۔ میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی ۔ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء

مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ

خدا کے مقبول اور صادق بندے تھے اور مرتد ڈاکٹر بیتک کاذب ہے۔ آئندہ زمانہ کے واقعات ڈاکٹر کے کذب و فساد کی قلعی اور بھی کھول دیں گے اور دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیگی۔ کہ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار ڈاکٹر کا کام کس طرح تمام کرتی ہے۔

اعتراض نمبر ۳

مرزا صاحب نے ایک عورت سے اپنا نکاح ہونے کی پیشگوئی کی تھی مگر اس عورت سے نکاح نہ ہوا اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب

حضرت اقدس مرزا صاحب اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اس اعتراض کا جواب خود ہی لکھ چکے ہیں اس لئے اس اعتراض کے متعلق ہمیں کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ناظرین حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۲-۱۳۳ میں یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا۔ کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کیلئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اسیوقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحوا اللّٰہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی۔ شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہیئے۔ کیا یونس ؑ کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جسمیں بتلایا گیا تھا کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب نازل نہ ہوا۔ حالانکہ اس میں کچھ شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر مشکل تھا۔ کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ٹالدے۔"

پس جب حضرت اقدس ؑ خود ہی تحریر فرما چکے تھے کہ یہ نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ اور واقعات نے ثابت کر دیا کہ یہ نکاح فسخ ہوگیا اور آخری الہامات حضرت اقدس نے بھی یہی شہادت دی کہ وہ مشروط نکاح اذا فات الشرط فات المشروط کے مطابق منسوخ ہوگیا۔ تو اب اس پیشگوئی پر مخالفین کا اعتراض قابل التفات نہیں ہو سکتا

اعتراض نمبر ۴

مرزا صاحب نے ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں جو اخبار بدر مورخہ ۱۵- اپریل میں شائع ہوا ہے اور جس کا عنوان ہے۔

"مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں ہی طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماری سے ہلاک ہو جائیگا۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ مفسد و کذاب ہونگا۔ اب چونکہ مولوی ثناء اللہ زندہ بھلا چنگا موجود ہے اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے خود مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق ثابت ہو گیا کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں تھے بلکہ مفسد و کذاب تھے۔

جواب۔ اسی اشتہار میں جس کا حوالہ معترض نے دیا ہے حضرت اقدس نے یہ بھی لکھا ہے کہ "یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے" اور اس عبارت سے پہلے اسی اشتہار میں حضرت اقدس نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے۔ "اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے"

اب حضرت مرزا صاحب کی عبارات منقولہ بالا سے روز کی طرح ظاہر ہے۔ کہ حضرت اقدس ؑ نے مولوی ثناء اللہ کی موت کے بارہ میں الہام یا وحی کی بنا پر کوئی پیشگوئی نہیں کی تھی ہاں آپ نے دعا ضرور کی تھی۔ پس آپ پر الہام یا وحی پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ باقی رہی یہ بات کہ آپ کی دعا قبول نہیں ہوئی۔ تو یہ بات اگر صحیح بھی مان لیجائے۔ تاہم حضرت اقدس پر شرعاً کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ کسی کا عقیدہ نہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی سب دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ بلکہ تمام اہل اسلام کا متفق علیہ عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی اکثر دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ اور بعض دعائیں جو حکمت الٰہیہ کے مغائر اور تقدیر مبرم کے خلاف واقع ہوتی ہیں۔ وہ قبول نہیں ہوتیں۔ دیکھئے! حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے لئے طوفان سے بچ جانیکی دعا کی۔ مگر وہ قبول نہیں ہوئی۔ پس اگر مرزا صاحب کی بھی یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ تو اعتراض کا موقعہ کیا ہے با ایں ہمہ ہم دکھلائیں گے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ دعا بھی جس رنگ میں خدا نے چاہا۔ سنت اللہ کے مطابق قبول ہو گئی۔

ناظرین۔ ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کے دعائیہ اشتہار کو پڑھکر بآسانی یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی اس دعا کا لب لباب یہ تھا کہ آپکا مامور من اللہ اور مسیح موعود ہونا دنیا پر ظاہر ہو جائے اور مولوی ثناء اللہ جو سچائی کا دشمن اور حق کا اشد مخالف ہے۔ اس کو خدا کی طرف سے بشرطیکہ

وہ توبہ نہ کرے مخالفت کی سزا ہے۔ سو یہ اصلی دعا آپ کی قبول ہوگئی۔ جیسا کہ آگے چل کر ناظرین کو معلوم ہو جائیگا۔ مگر یہ زائد شرط جو دعا کا کوئی اصل جزو نہیں یعنے یہ بات کہ مولوی ثناء اللہ آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو جائے قبول نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ زائد شرط مصلحت الٰہیہ کے خلاف تھی جیسا کہ الہامات حضرت اقدس اور واقعات مابعد سے ظاہر ہے۔

اب حکیم و حمید قادر مطلق خداوند خدا کی قدرت قابل دید ہے۔ کہ اوس نے اپنے برگزیدہ رسول کی عزت قائم رکھنے و صداقت ظاہر کرنے کے لئے ایک طرف تو ثناء اللہ کے دل میں یہ بات ڈالدی کہ اوس نے ۲۶۔ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کے پرچہ اہل حدیث میں بجواب اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء یہ لکھدیا۔ کہ "یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی ۲۔ یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔"

اور ثناء اللہ کے نائب نے اس جواب کے نیچے ایک نوٹ لکھوا دیا۔ جس پر ثناء اللہ نے کوئی جرح نہیں کی۔ وہ نوٹ یہ ہے "آپ اس دعوے میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سو من کان فی الضلالة فلیمدد له الرحمن مدا (پ۱۶ ع۸) اور انما نملی لهم لیزدادوا اثما (پ۴ ع۹) اور ویمدهم فی طغیانهم یعمهون (پ۱ ع۲) وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو بل متعنا هؤلاء وآباءهم حتی طال علیهم العمر (پ۱۷ ع۴) جن کے صاف یہی معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلیں۔ پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتلاتے ہو۔ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیوں نہ ہو دعوے تو مسیح کرشن اور محمد اور احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ لیاقت! ذالک مبلغهم من العلم۔"

اب ثناء اللہ کے جواب اور اسکے نائب کے اس نوٹ سے یہ ثابت ہوا۔ کہ ثناء اللہ نے اس طریق فیصلہ کو جو دعائیہ اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۷ء میں حضرت اقدس نے پیش کیا تھا۔ منظور نہیں کیا۔ بلکہ بزعم خود قرآنی معیار کے مطابق اس کو شکوک بتایا اور پبلک کو یہ جتایا۔ کہ اگر ثناء اللہ مرزا صاحب کی زندگی میں مرجائے۔ تو اس کا اس طرح مرنا مرزا صاحب کی سچائی کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔

جب ثناء اللہ اور اس کے نائب نے مرزا صاحب کے جلد اور ثناء اللہ کی زندگی میں فوت ہو جانے کو ان کی سچائی کی دلیل ٹھہرایا اور لمبی عمر پانے کی صورت میں ان کو جھوٹا دغاباز مفسد۔ نافرمان بتایا تو خدا تعالیٰ نے اسی رنگ میں ثناء اللہ اور اس کے ہمصفیروں کو ذلیل کرنا پسند فرمایا۔ ثبوت اس کا یہ ہے۔ دوسری طرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۷ء کے بعد بتاریخ ۱۸۔ اپریل سنہ ۷ء یہ وحی نازل فرمائی۔ ساریکم آیاتی فلا تستعجلون (ترجمہ) قریب ہے۔ کہ میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤنگا پس تم جلدی نہ کرو۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۶ء۔ اس وحی میں نشانات دکھلانے کا توعدہ کیا گیا ہے مگر جلدی کی ممانعت کی گئی ہے۔ پس یہ صاف اشارہ اس بات پر ہے کہ ثناء اللہ کیلئے جو عذاب کی موت کی دعا کی گئی ہے وہ میں پوری کر دکھلاؤنگا مگر ایسی جلدی نہیں جیسی تم نے دعا میں چاہی ہے یعنی تمہاری زندگی میں نہیں۔ اس کی وجہ بھی دوسرے الہام میں بتائی گئی اور وہ یہ ہے۔ کل یوم هو فی شان۔ (یعنی ہمیشہ موافقت کرنا لازمی امر نہیں ابتلاء بھی درمیان میں ہیں) دیکھو اخبار بدر مورخہ ۳ اکتوبر سنہ ۶ء مگر اس دعا سے جو آپ کی اصل غرض تھی اس کے پورا کرنے کی دوسرے الہامات میں آپ کو بشارت دیگئی اور وہ یہ ہیں۔ لا یهدم بناءك وفتی من رب کریم۔ تیری بنا توڑی نہ جائے گی اور تو رب کریم سے دیا جائیگا۔ وضعنا عنك وزرك الذی انقض ظهرك ورفعنا لك ذكرك۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۴ اکتوبر سنہ ۶ء

پھر مخالفین کے انجام کی نسبت حسب ذیل الہام میں توجہ دلائی۔ ۲۳ اگست سنہ ۶ء۔ ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل الله ینالهم غضب من ربهم۔ ترجمہ۔ تحقیق وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ سے روکا ان کو ان کے رب سے غضب پہونچیگا۔

غرض ۱۵۔ اپریل سنہ ۷ء والے دعائیہ اشتہار کے بعد جب آپکو یہ الہام ہوا۔ کہ ساریکم آیاتی فلا تستعجلون۔ تو اس الہام سے متنبہ ہوکر حضرت اقدس علیہ الصلوة والسلام نے مولوی ثناء اللہ وغیرہ کے مقابلہ میں ایک اعلان شائع کیا۔ جو اخبار بدر مورخہ ۶ جون سنہ ۶ء کے صفحہ ۲ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحیم

اعلان

بار دوم

(من اظلم ممن افتری علی الله کذبا او کذب بایاته)

افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ملہم ہونے کا دم مارتے ہیں جب خدا تعالیٰ کا کلام اون کو سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ افترا ہے انہیں لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے میں نے کتاب حقیقة الوحی تالیف کی ہے کب تک یہ لوگ ایسا کرینگے۔ آخر ہر ایک فیصلہ کیلئے ایک دن ہے اور ہر ایک قضاء و قدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے اس وقت میں نمونہ کے طور پر خدا تعالیٰ کا ایک کلام ان لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں **اور بالخصوص اس جگہ مخاطب میرے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری** اور مولوی عبد الجبار اور عبد الواحد اور عبد الحق غزنوی ثم امرتسری اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان اسسٹنٹ سرجن تراوڑی ملازم ریاست پٹیالہ ہیں اور وہ کلام یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھ کو مخاطب کرکے فرمایا ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار واحافظك خاصة۔ ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے۔ کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤنگا اور خاص کر تجھے۔ چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ اور بالخصوص قرآن شریف پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہمرنگ ہو یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں۔ ولعنة الله علی من کذب وحی الله جیسا کہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ ولعنة الله علی من افتری علی الله۔

اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یاد رہے۔ کہ میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہیگا بلکہ یہ ذکر ہے۔ کہ الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم اولئك لهم الامن وهم مهتدون۔ پس کامل پیروی کرنیوالے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جس کا علم محض خدا کو ہے بچائے جائیں گے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پاوینگے اور طاعون انکے لئے تمحیص اور تطہیر کا موجب ٹھہریگی

اب میں دیکھونگا۔ کہ اس میری تحریر کے مقابل پر

بغرض تکذیب کسی قسم کھاتا ہی مگر یہ امر ضروری ہے
کہ اگر ایسا مکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا تو آپ
بہی دعوے کرے کہ مین بھی طاعون سے محفوظ
رہونگا اور مجھے بہی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا ہے
تا دیکھے کہ افترا کی کیا جزا ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

الراقم خاکسار مرزا غلام احمدؑ

اس اعلان کے مضمون سے ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ
طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء پر
حسب ایماے الٰہی قائم نہیں رہے اور اسی لئے آپ نے اس اعلان
مین تحریر فرمایا۔ کہ مین امید رکھتا ہون کہ خدا اس راہ سے کوئی
فیصلہ کرے پس اب انصافاً کسی معترض کو یہ حق حاصل نہیں ہو
سکتا کہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کی بنا پر حضرت
اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اعتراض کا نشانہ بناوے
ظاہر ہے کہ اگر حضرت اقدس اوسی طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ
پر قائم رہتے تو پہر اوس کے چند روز بعد ہی دوسرا طریق فیصلہ
جس مین مولوی ثناء اللہ کو بالخصوص اور سب سے پہلے مخاطب کیا ہے
کیون پیش کرتے۔

پہر ایک اور لطیف و نازک بات جو اس دوسرے طریق فیصلہ
مندرجہ اعلان مطبوعہ ۲۶ جون ۱۹۰۷ء سے ظاہر ہوتی ہے وہ
یہ ہے کہ آپ نے اس اعلان مین یہ تو تحریر فرمایا کہ مین وحی الٰہی کے
مطابق طاعون سے محفوظ رکھا گیا ہون۔ ثناء اللہ وغیرہ جو اسکو
وحی الٰہی نہیں سمجھتے اگر قسم کھا کر یہ کہین کہ یہ انسانی افترا ہے تو
مین امید رکھتا ہون کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے گا
اس اعلان مین یہ نہیں لکھا۔ کہ ثناء اللہ وغیرہ اگر قسم کھا کر یہ کہین
کہ یہ وحی الٰہی نہیں انسانی افترا ہے تو وہ میری زندگی مین ہی
طاعون کی موت سے مرجائین گے اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا
ہے کہ آپ نے شرط مندرجہ اشتہار ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء یعنی اس
امر سے کہ ثناء اللہ میری زندگی مین ہی عذاب کی موت سے ہلاک
ہو جائیگا رجوع کر لیا تھا۔ مگر مولوی ثناء اللہ اس نوٹس کے مضمون
پر جو ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ اہل حدیث مین چھپا تھا یعنی
اس بات پر کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگون
کو لمبی عمرین دیا کرتا ہے۔ قائم رہا۔ پس حضرت اقدس [illegible]
کی موت اور ثناء اللہ کے زندہ رہنے سے ثابت ہوگیا کہ
ثناء اللہ اپنے اقرار کے مطابق آپ ہی جھوٹا۔ دغاباز مفسد
اور نافرمان ہے اب ثناء اللہ کو چاہیئے کہ اس شعر کو ورد
زبان کرے ؎

مین الزام اونکو دیتا تہا قصور اپنا نکل آیا

اس مضمون کے ختم ہونے سے پیشتر اخبار بدر ۱۱ جولائی ۱۹۰۸ء
بہی میرے پاس پہنچگیا۔ اخبار مذکور مین اخویم مفتی محمد صادق صاحب
ایڈیٹر اخبار بدر نے بہی معترضین کے اعتراضات کے جوابات
تحریر فرمائے ہین اونکو مناسب مقام سمجھکر بقیہ اعتراضات اور
اون کے جوابات اخبار مذکور سے ذیل مین نقل کئے جاتے ہین

اعتراض نمبر ۵ مرزا صاحب کی پیشگوئی حقیقۃ الوحی
مین لکھی ہے کہ میری عمر اسّی سال سے
چار پانچ برس کم یا چار پانچ برس زیادہ ہوگی مگر مرزا صاحب نے
صرف ۶۹ برس کی عمر پائی اس لئے یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب۔ حضرت اقدسؑ کی عمر وحی الٰہی کے مطابق
۷۵ سال کی ہوئی اور جن اخبارات نے ۶۹ سال لکھے ہین انہون نے
غلطی ہوئی کہائی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تہی کہ وہ تاریخون
اور سنون کی گنتی کی طرف توجہ نہین کرتے تہے اور ایسے امور ہمیشہ
تخمیناً لکھدیا کرتے تہے خود مین نے سنا ہے کہ آپنے فرمایا ہم
اپنی عمر کے متعلق کچھہ ٹہیک نہین کہہ سکتے کیونکہ اس وقت
بچون کی عمرین لکہنے کا کوئی طریق نہ تہا اور ہمارے پاس کوئی
ایسی یادداشت نہین۔ پس آپ کی عمر کے متعلق ٹہیک طور
پر خود آپ کو علم نہ تہا اور نہ کبہی آپنے اس طرف توجہ کی
کہ اس کی ٹہیک تاریخ نکالنے کے پیچہے پڑ جاوین۔ خدا کے
انبیاء ایسے امور مین پڑنا اپنے واسطے تضیع اوقات خیال
کرتے ہین آپنے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۱۸۳۹ء بہی
لکہا ہے جسکی رو سے قمری ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی
عمر ۷۲ سال بنتی ہے اور جو دعوی کے متعلق آپ کا اشتہار
۱۸۹۲ء مین شائع ہوا تہا اوس مین آپنے اپنی عمر پچاس سال
سے زیادہ لکہی ہے اس حساب سے بلحاظ قمری مہینون کے
آپکی عمر ۷۶ سال بنتی ہے لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول
مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ اونہون نے
جنازہ مین شامل ہونے کیواسطے تشریف لانے پر فرمایا تہا
کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش
۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء مین ہوئی تہی۔ اس لحاظ سے ۳۶۔
۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹ اور ۴۰ پانچ سال وہ اور ۶۰ سال پہلی صدی
مین سے اور آٹھ سال اس صدی کے کل ۵+۶۰+۸ =
۷۳ سال ہوئے۔ اس مین دو سال قمری کے بڑہائے
جائین تو ۷۵ سال ہوئے۔ غرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض
وارد نہین ہوسکتا۔ کیونکہ ۷۵ یا ۷۷ سال بہر حال اسّی کے قریب
اور مطابق وحی الٰہی ہے لیکن اگر ایسا بہی نہ ہوتا اور آپ کی عمر
اسّی کے قریب بہی ہوئی ہوتی تب بہی کوئی جگہ اعتراض کی نہ تہی
کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے
تہے اور جن کی اشاعت رسالہ الوصیت اور اخبارات مین ہوچکی تہی
اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے
تہے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا سمجہا جاتا۔ یمحو اللہ
ما یشاء و یثبت۔

اعتراض نمبر ۶ مرزا صاحب نے اپنی وفات سے چند مہینے پہلے
پیشگوئی کی تہی۔ کہ میرے ہان ایک لڑکا
پیدا ہوگا۔ یہ پیشگوئی بہی پوری نہ ہوئی۔

جواب۔ حضرت اقدس اس کی بابت خود فیصلہ فرما
چکے ہین۔ صورت یہ ہوئی۔ کہ آپ کو ایک الہام ہوا تہا کہ خدا نے مجہے
ایک پانچوین لڑکے کی بشارت دی ہے اور پہر جب صاحبزادہ
محمود احمد کے ہان لڑکا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا۔ کہ یہی وہ پانچوان
لڑکا ہے کیونکہ پوتا بہی لڑکا ہی ہوتا ہے ایسا ہی اور انشاء اللہ تعالیٰ بہی
یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

اب ناظرین باتمکین خوب [illegible]
سکتے ہین۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی وفات کے متعلق مخالفین نے جو چند اعتراضات حضور کو رسوا
کرنیکی نیت سے شائع کئے تہے وہ تحقیق کے بعد بالکل غلط اور
بے بنیاد ثابت ہوئے پس ان اعتراضات سے حضرت اقدس علیہ السلام
کی ذات ملکی صفات پر کوئی نقص عائد نہو سکا۔ ہان آپکے الہامات
مطہرک من الذین کفروا اور لا نبقی لک من المخزیات
شیئاً وغیرہ اور پورے ہوگئے۔ سچ ہے ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است

اب مخالفین کو چاہیئے۔ کہ ذرا دل مین شرمائین اور انصاف سے
کام لین کہ علیم و خبیر خداوند تعالیٰ نے اس جری اللہ فی
حلل الانبیاء کو قبل از وقت کس قدر وصریح غیبی باتون سے
اطلاع بخشی تہی اور آیۂ کریمہ فلا یظہر علی غیبہ احداً
الا من ارتضی من رسول پر نظر ڈالکر مسیح موعود کو
رسول اللہ و نبی اللہ مان لین ورنہ یاد رکہین۔ کہ وہ
اپنی منہ کی پہونکون سے الٰہی نور کو بجہا نہین سکتے اور ان
کے تعصب و عناد کے گرد سچائی کے چمکتے ہوئے سورج پر خاک
نہین ڈال سکتی۔

صادقان را نورِ حق تابد مدام
کاذبان مُردند و شد ترک تمام

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دشمن اپنے دل سے یہ خیال ویسے نکال ڈالیں - کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی وفات سے یہ سلسلہ نیست و نابود ہو جائیگا - وہ خوب سمجھ لیں کہ یہ سلسلہ خدا کا قائم کردہ ہے اس لئے کسی کی وفات سے اس سلسلہ کا کچھ نہیں بگڑتا وہی وقیوم خدا جس نے مسیح موعود کو یہ سلسلہ قائم کرنے کے لئے دنیا میں بھیجا اوسی نے حضرت مسیح موعودؑ سے یہ وعدہ فرمایا ہے - جو براہین احمدیہ میں درج ہے اور جو یہ ہے -

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ -

پس وہی سچا اور قادر توانا حی وقیوم خدا اس سلسلہ کا محافظ ہی اور اسی کی نصرت وتائید سے اندہی دنیا بھی دیکھ لیگی کہ احمدی لوگ بفضلہ تعالی منکرین ومخالفین سلسلہ احمدیہ پر کس قدر جلد اور پھر قیامت تک کے لئے حیرت انگیز ومعجزانہ طریق پر وہ دائمی غلبہ حاصل کرتے ہیں جسکی ابتدا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ مزید کی تاریخ خلافت راشدہ سے ہو چکی ہے - اے خدا تو ہماری عاجزانہ دعائیں سن لے اور ہم پر رحمت کی نظر ڈال اور ہمیں وہ کرشمۂ قدرت دکھلا جس کے دکھلانے کا تونے اپنے مقدس رسول سے وعدہ فرمایا ہے - اللّٰہم آمین -

الراقم

خاکسار سید صادق حسین مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

کچھ نقشبندیوں کے متعلق

المجدد کی نسبت ہم نے ۹ر جولائی کے پرچہ بدر میں ایک نوٹ لکھا تھا - وہ تلخ گھونٹ شیر مادر کی طرح ہضم ہو گیا - اب پھر المجدد نے ہمیں کچھ لکھنے پر مجبور کیا ہے - المجدد کا نام ہی ہماری مخالفت میں اس کی تردید کے لئے کافی ہے کیونکہ اس کی بنا اس بات پر ہے کہ ایک مجدد تیرہویں صدی میں ہوا پس ہمارا سوال یہ ہے کہ جب حسب پیشگوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کا آنا ضروری ہے اور اسی بنا پر حضرت شیخ احمد سرہندی کا دعوے تجدید تھا - تو کیا وجہ ہے کہ چودہویں صدی خالی جائے - یہ ایک سوال ہے جس کا جواب ہم کسی شریف ومتین نقشبندی سے چاہتے ہیں -

اس المجدد میں کچھ تو حضرت شیخ احمد کی سوانح عمری ہے - مجدد صاحب کے مناسب فضائل سے ایک حد تک تو اصولاً ہمیں اتفاق ہے مگر جس طرز میں یہ حالات لکھے جارہے ہیں وہ نہایت قابل اعتراض ہے - ابوالفضل کے ساتھ مناظرہ جو دکھایا گیا - اس میں مجدد صاحب کا ضعف ثابت ہے - حدیث مصافحہ بھی عجیب ہے - جس کا واسطہ جنوں کے ذریعہ ملایا گیا ہے

پھر صداقت اسلام پر ایک مضمون ہے جس میں بعض احادیث کو حضرت امام ابوحنیفہ پر منطبق کرنے کی بے سود کوشش کی گئی ہے - نعمان بن ثابت کا زمانہ ایسا نہ تھا جب ایمان ثریا پر چلا گیا - پس "لناله رجل من ابناء فارس" کی حدیث خواہ مخواہ ان پر چسپاں کرنا ٹھیک نہیں اگر نعمان بن ثابت کے بارہ حروف ان کے امام اعظم ہونے کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں تو کیا وجہ ہے -

مرزا غلام احمد کے مسیح - مہدی - کرشن ہونے کے ثبوت میں ان کے بارہ حروف تسلیم نہ کئے جاویں - میرے دوستو! یہ شاعرانہ تخیلات مذہبی امور میں قابل استدلال نہیں -

جب ایڈیٹر المجدد نے چشتیوں کی ایک کتاب پر اعتراض کیا کہ اس میں تصویریں ہیں تو ہم نے ایک چھوٹا سا نوٹ لکھا تھا کہ پہلے اپنے دلوں کے بتوں کو نکالو - جو تصور شیخ کے ذریعہ مشرب فی قلوبھم کے مصداق بن رہے ہیں اس پر ایک لمبا چوڑا بے سروپا مضمون چھپا ہے - میں حیران ہوں کہ اس شخص کو کیا ہو گیا کہ از سرتا پا رانہ شناسد - ہمیں بار بار تصویر پرست کہتے ہو مگر کیا اس کا ثبوت دے سکتے ہو؟ ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ حضرت جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء کی تصویر محض یورپ کے قیافہ شناسوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ حلیہ ان لوگوں پر جو یہاں آنے میں موانع رکھتے ہیں ظاہر کرنے کے لئے چھپوائی گئی تھی - ہر شخص کے دل میں اپنے محسن کے دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے یہ بات خود تمہاری فطرت سے ثابت ہے - کہ کئی مسلمان زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشتاق ہیں پس جب ایک سامان موجود تھا اور اس سے ہم نے ایک دینی خدمت لے لی خصوصاً اس صورت میں کہ تصویر کی حرمت لذاتہ نہیں بلکہ لغیرہ ہے تو اس میں کیا قیامت آگئی ہر ایک احمدی کے پاس میرے آقا کی تصویر ہرگز نہیں اس کی کوئی تعظیم نہیں کرتا - کوئی اسے سجدہ نہیں کرتا - کوئی اس کا تصور تم لوگوں کی طرح اپنے دل میں نہیں پکاتا - یہ بیان سچا بیان ہے ولعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین -

میں تمہیں ایک واقعہ سناؤں - ایک دفعہ کارڈوں پر کسی نے حضور کی تصویر چھپوا دی آپ نے سنا کہ بعض احمدیوں نے ایسے کارڈ منگوائے ہیں - آپ نے ان کے جلانے کا ارشاد فرمایا جسکی فوراً تعمیل ہوئی - روپیہ پر تصویر کا ہونا اور کل نقشبندیوں کا اسے اپنے پاس رکھنا روز روشن کی طرح ظاہر ہے اس کے ڈیفنس میں یہ دلیل کہ "ضرورت" ہے ہمارے طرز عمل کے لئے بھی دلیل بن سکتی ہے کیونکہ ہم میں سے اگر کسی کے پاس تصویر ہے تو ضرورت کے لئے - پھر تم روپے پیسے کے لئے ضرورت بیان کرتے ہو اور ایک دفعہ بھی یہ نہیں بتا سکتے کہ کبھی تم میں سے گورنمنٹ میں عرضی دی ہو کہ یہ ہمارے مذہب کے خلاف بات ہے ہمارے لئے اور قسم کا سکہ ہو - تاکہ کم از کم یہ تو ثابت ہو جاتا - کہ تم لوگ مجبوری سے اسے رکھتے ہو -

ایک طرف تو واذکر اسم ربک اور ہمچو قسم آیات سے ذکر اللّٰہ کا ثبوت دیا جارہا ہے اور دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ صوفیائے کرام کے نزدیک ذکر تنہا بلاواسطہ اور فنا فی الشیخ کچھ فائدہ نہیں دیتا - گویا اللہ تعالے کا حکم اور اس کی تعمیل بالکل عبث ہے جب تک اس میں تصور وفنا فی الشیخ کا عمل نہ ہو - ..... پھر یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ذکر اللّٰہ کی تمہارے دلوں میں بھی وقعت نہیں کیونکہ وہ تو بغیر تصور شیخ عبث محض ہے یعنی جو کچھ ہے وہ واسطہ اور تصور ہے -

نقشبندیو! اللّٰہ تمہارے حال پر رحم کرے اور تمہیں فہم سلیم دے تاکم از کم قرآن کی صریح مخالفت سے بچ جاؤ - کاش! تم لاالہ الا اللّٰہ کے معنے سمجھتے اور یہ خیال کرتے - کہ صوفیاء کے نزدیک تو غیر اللہ کا خیال بھی ایک بت ہے اور اس لاالہ میں اس کی نفی ہی مقصود ہے مگر تم ہو کہ زبان پر لاالہ الا اللّٰہ ہے اور دل میں اپنے پیر کا بت - بت پرستوں سے جا کر پوچھو وہ ہرگز نہیں کہتے کہ یہ جسد بے روح ہمیں کچھ نفع ضرر پہنچا سکتا ہے بلکہ وہ بھی تمہاری طرح یہی کہتے ہیں - کہ ابتدا میں سالک کی نظر مرئیات اور محسوسات پر منحصر ہوتی ہے اور مولی کریم کی ذات سے بعد ہوتا ہے اس لئے پہلے محبت شیخ سے پیدا ہوتی ہے من حیث انہ مظھر بفیوضاتہ سبحانہ محسوس بالحواس الظاھرۃ واللہ سبحانہ غیر محسوس - بڑے بڑے برہمنوں سے پوچھو یہی کہتے ہیں کہ یہ عمل مبتدی لوگوں کے لئے ... صرف تصور کو جمانے خیال کو یکسو کرنے کے لئے ہے اس کے بعد یہ پردہ اٹھ جاتا ہے اور اس مورتی میں محبوب ملم یزلی کی مورتی نظر آتی ہے - بنی اسرائیل نے بھی اسی خیال باطل تی

بنا پر اجعل لنا الھاً کہا تھا۔ ہاں میں بڑے دعوی سے کہتا ہوں کہ شیخ کا تصور بڑے جد و جہد سے پکایا جاتا ہے اور اکثر تمہارے سلسلے کے یہی تعلیم دیتے ہیں اب اگر تکلیف کے ساتھ صورۃ حاضر کرنے کی تعلیم دینی ناقص شیخوں کا کام ہے تو اس کا الزام تمہارے سر رہی ہے۔ وہ جو بقول تمہارے تصرف کا منصب رکھتے ہیں وہ زیادہ ملزم ہیں کہ بجائے الٰہی محبت کے اپنی محبت میں ڈالتے ہیں اور اپنا تصور یا تصویر اس دل میں جو اللہ کا گھر ہے رکھنے پر مجبور کرتے ہیں۔ میں تو ایسے لوگوں کو والذین آمنوا اشد حباً للہ کا مخالف سمجھتا ہوں۔ اگر کسی کا تصور اور اس کی تصویر کا پکانا روحانیات کی پہلی منزل میں ضروری ہوتا تو قرآن مجید میں بھی یہ حکم ہوتا۔ کہ اے لوگو! رسول کی تصویر دل میں پکاؤ مگر وہاں تو لکھا ہے۔ فاتبعونی۔ یعنے میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ یہ نہیں کہ میری تصویر پکاؤ۔ الحمد للہ کہ صحابہ کرام اس غلطی میں نہیں پڑے ورنہ وہ بھی اگر یا ایھا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا کے یہی معنے سمجھتے کہ اے مومنو! شیخ کا تصور پکاؤ تو پھر جہاد فی سبیل اللہ کوئی نہ کرتا سب حجروں میں گھونگھٹ ڈالکر بیٹھ جاتے اور الا اللہ الا اللہ کرتے۔ اختلاج قلب کے مرض میں گرفتار ہو کر دائم المریض بن جاتے دماغ میں خلل آجاتا اور اس اختلاج کو قلب کا جاری ہونا تصور کرنے لگ جاتے تو پھر اسلام کا خاتمہ تھا۔

بندۂ خدا یہ رابطوا کے معنے رابطہ (تصور شیخ) کہاں سے نکالے۔ رابطوا اور رابطوا میں فرق نہیں کر سکتے اور پھر اس رابطہ کے لئے شیخ کہاں سے نکالا۔ جلالین ہی دیکھ لیتے اس میں ہی اس کے معنے اقیموا علی الجہاد لکھے ہیں بارہ تیرہ سو برس تک تو یہی معنے ہوتے چلے آئے ہیں مگر اب ایک شخص چودھویں صدی میں پیدا ہوا جو اس آیۃ میں رابطوا کے معنے تصور شیخ کرتا ہے۔ کسی تفسیر سلف میں خواجہ نقشبند سے پہلے یہ معنے دکھائے ہوتے۔ رابطوا کی تفسیر خود قرآن مجید کرتا ہے۔ من رباط الخیل ترھبون بہ الایۃ۔ معلوم ہوتا ہے کہ تصور شیخ کو تم خود بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ اس لئے اس تصور کو تم محبت راسخہ اور دوسرے الفاظ میں چھپانا چاہتے ہو اور چونکہ اصل مقصود تصور ہے اس لئے وہ چھپ نہیں سکا۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ رابطہ اور تصور شیخ اور کہ بت پرستی اس سے ظاہر ہے کہ رابطہ و تصور شیخ آپ کے نزدیک ایک ہی ہے یا کم از کم لازم ملزوم۔ پھر خود تمہارے طرز عمل سے ثابت ہے کہ ذکر کے ساتھ تصور شیخ ضرور رکھتے ہو۔ محمد اعظم میں بار بار لکھتے ہیں کہ ان باتوں کی کیفیت کرشن کے سیوکوں کے فہم سے بالاتر ہے۔ شاید اسے معلوم نہیں کہ ہم تو تمہارے گھر کے بھیدی ہیں نقشبندیت نے ہمارے گھر میں پرورش پائی ہے۔ میرے ابا نے خود اس مسمریزی فن کو سیکھا کئی لوگوں کو نقشبندیہ خاندان کی من گھڑت انتہائی منازل پر پہنچایا۔ اور ان کو وہ سب طلسمات دکھائے جو دکھائے جاتے ہیں اور اس بات کے گواہ موجود ہیں۔ جو اس فیضان کے قائل ہیں مگر آخر جا کر الحمد للہ کہ ان پر بھی کھل گیا کہ یہ طریقہ سنت نبویہ سے بعید ہو۔ اثر ہوتا ہے کچھ نظر بھی آتا ہے۔ مگر اس تمام کرشمے کا راز قلب کی یکسوی اور تخیلات ہیں۔ اعاذنا اللہ منہا۔

اس سے آگے جماعت علی شاہ کی شان میں ایک قصیدہ ہے۔ جس کے دو شعر علماء کرام کے ملاحظہ طلب ہیں ؎

ہوتا پابند شریعت وہ تری بیعت میں
دیکھ کر تجھ کو انا الحق نہ کہتا منصور
رب ارنی کی نہ موسیٰ کو بھی ہوتی خواہش
دیکھ لیتا وہ اگر تیرے چشم مسرور

ایک امتی کی شان کو بغیر اس کے کہ اللہ اس کی نسبت شہادت دے۔ منصور سے بڑھاتے بڑھاتے حضرت موسیٰ سے بھی آگے لیجانا اگر کفر نہیں تو پھر جہان میں کوئی کفر نہیں وہ موسیٰ جس کے ذکر سے قرآن مجید کا اکثر حصہ پر ہے۔ جو صاحب شریعت ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثیل ہونے کا فخر حاصل ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ قربنٰہ نجیاً فرماتا ہے وہ اگر جماعت علی کی آنکھ کا سرمہ دیکھ لیتا تو رب ارنی نہ کہتا گویا سرمہ۔ کالا سرمہ۔ اس نور السموات والارض رب العالمین سے جس نے جماعت علی کی آنکھ پیدا کی۔ زیادہ اچھا ہے تعالیٰ شانہ عن ذلک۔ استغفر اللہ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ اے اسلام کیا تو جہان سے رخصت ہو گیا۔ اے علماء کرام کیا تم سب ہی مر گئے۔ کوئی تم میں سے نہیں جس کے پہلو میں دل۔ اور دل میں نور ایمان اور اس نور میں غیرت کی چمک ہو۔ اے آسمان تو کیوں ٹوٹ نہیں پڑتا اور اے زمین تو کیوں نہیں پھٹ جاتی کہ تیرے منہ پر اس احسن الخالقین کے حضور میں ایسے کفر کے جارہے ہیں

تازیانہ نقشبندی کے نام سے ایک اور مضمون شروع ہوتا ہے۔ جسمیں اس شخص کی پیشگوئی کا ذکر ہے۔ جس کا نام تین چار سطروں میں گھرا ہوا ہے اہلحدیث نے سچ لکھا ہے۔ کہ حضرت حسن بصری اور پیر عبد القادر جیلانی اور حضرت نقشبند صاحب وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے لئے بھی کوئی لفظ نہیں چھوڑتا۔ مدعی سست اور گواہ چست کی مثال یہاں پر صادق آتی ہے۔ ہم اس شخص سے جس کی طرف یہ پیشگوئی منسوب کی جاتی ہے پوچھتے ہیں کہ وہ خود مرد میدان بن کر نکلے اور حلفیہ بیان دے۔

(۱) کیا واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اس بارے میں کوئی اطلاع ملی تھی۔ (۲) کیا آپ نے بادشاہی مسجد میں کہا کہ مرزا ہلاک ہو جائیگا اور یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر تھا یا یونہی تک چلائی تھی (۳) کیا ۲۵ - ۲۶ کی درمیانی رات کو واقعی آپ نے صبح مرزا صاحب کے فوت ہو جانے کی خبر دی تھی۔

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا یہ جو اس المجدد میں اور شگوفہ چھوڑا گیا ہے کہ ۲۵ و ۲۶ مئی کی درمیانی رات میں کہا۔ کہ ۲۴ گھنٹے میں کیا ہوتا ہے۔ یہ فقرہ ایک معمولی فقرہ ہے۔

تاہم میں خود بنفسہ شہادت دیتا ہوں کہ یہ ہرگز نہیں کہا گیا چنانچہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی ہمارے مخالف بھی یہی کہتے ہیں کہ جماعت علی نے کہا کہ ۲۴ گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں جس سے ظاہر ہے کہ اسے برخلاف اس کے ۲۴ گھنٹے تک زندہ رہنے کا یقین تھا۔

چونکہ حریت میری فطرت میں داخل ہے اس لئے میں حق بات کے سننے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہوں۔ میں اس اکھاڑے میں جو مسیح منزل کے سامنے ہر شام کو لگتا تھا۔ قریباً روز جاتا رہا اور میں نے اول سے آخر تک ان سب کی تقریروں کو سنا ہے جماعت علی شاہ کے کلام سننے کا میں مشتاق تھا۔ میرا اس پر حسن ظن تھا وہ اٹھا اور اٹھتے ہی حضرت صاحب کو گالی دی۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ اس شخص میں روحانیت ہرگز نہیں کہ وہ کسی کو برا کہیں۔ انہی صوفیاء میں سے وہ گندے ہیں جو اپنے تئیں کتے سے بدتر کہتے مگر ایک صوفی ہونیکا دم بھرنیوالا ہے جو ایک جماعت کو اپنی آنکھوں کے سامنے حسب سنت نبویہ شام کیوقت سربسجود دیکھتا ہے اور پھر انہیں ملعون کہتا ہے کیا یہ طریق۔ طریق صلحاء یہ شیوہ شیوہ اتقاء تھا۔ کاش! اسے معلوم ہوتا کہ جس پر لعنت ڈالی جائے اگر وہ اس کا مستحق نہیں تو وہ لعنت خود لعنت بھیجنے والے پر عود کرتی ہے اس شخص کو ملعون کہنا جس نے اپنی زندگی خاتم النبیین سید المعصومین کے نام پر قربان کر دی جس نے مسلمانوں کی ایک عظیم الشان کثیر التعداد جماعت اس مبارک نام پر درود بھیجنے والی چھوڑ گیا ہو اس کی نسبت یہ کفر کا لفظ بولنا۔ تکاد السموات یتفطرن

منه وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا۔ اگر پیشگوئی
پوری پیشگوئی ہوتی تو اسی دوسرے روز شائع کرتے نہ یہ کہ
ستّے کے اخبار میں۔ تین ماہ بعد شتے کہ از جنگ یاد آید۔
پیغام صلح کی نسبت بھی کچھ لکھا ہے۔ مگر وہ ایسا دوراز
کار خیالات سے لبریز ہے۔ کہ اس کی تردید کی ضرورت نہیں
جس پولیٹیکل شورش کی طرف تم اشارہ کر رہے ہو اس کی تردید
اسی لیکچر میں موجود ہے۔ مضمون ختم ہونے پر انشاء اللہ
مفصل لکھا جائیگا۔ فی الحال تم جو زہر اُگلنا چاہتے ہو۔
اُگل لو۔ محمد ظہور الدین اکمل۔

پیام صلح بار ثانی اور اسکی اشاعت

پیام صلح پہلی دفعہ دو ہزار چھپ کر ہفتہ عشرہ میں ختم ہوگیا۔
اب دوسری دفعہ اس کی دس ہزار اردو اور تین ہزار انگریزی
کاپی چھاپی گئی ہے۔ ایساہی اس کا بنگالی اور ہندی ترجمہ
صوبہ بہار میں کرایا جارہا ہے۔ جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا
میں اون احباب کا دل سے مشکور ہوں۔ جنہوں نے فرداً
فرداً پیغام صلح کی متعدد کاپیاں اوس کی اصلی لاگت پہ
مجھسے روپیہ روپیہ دو دو روپیہ کی منگوا کر اپنے اپنے
سرکل میں اسے تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ مجھے یہ طریق
نہایت ہی مفید اور کار آمد نظر آتا ہے۔ ایک تو بہت
تھوڑی سی رقم سے کثیر التعداد کتاب چھپ جاتی ہے پھر
اگر یہاں سے بلاقیمت اسے بھیجا جاوے تو ایک تو ہم کو
پورا پورا علم اس بات کا ہونا مشکل ہے کہ کسی دوسرے شہر میں
اس قیمتی تصنیف کے دیکھنے کا اہل کون ہے دوسرے اگر اسے
یہاں سے بلاطلب بھیجا جاوے تو بسا اوقات جس کو یہ
کتاب بلاقیمت بھیجی جاتی ہے اس کی نگاہ میں اس کی وقعت
بہت ہی کم ہو جاتی ہے اس کے علاوہ بھاری خرچ محصولڈاک کا
ہے جس سے ہم بہت ہی آسانی سے طریق مجوزہ کے ذریعہ
سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ ایک دوست ایک دو روپیہ کی
لاگت کی کتابیں بلا تکلیف منگوا کر بطور تحفہ اپنے شہر کے
اون ہندو احباب کو تقسیم کرسکتا ہے جو اس کے علم میں
اس کے اہل ہوں گے اس طرح نہ صرف محصولڈاک سے
ہی نجات ہو گی بلکہ یہ کتاب اس کے مستحق اور اہل کو ہی
پہنچیگی۔ وہ اس کو بطور تحفہ قبول کرکے نہ صرف مشکور ہی
ہوگا بلکہ اس کو اوس توجہ اور شوق سے پڑھیگا جو
بصورت دیگر بذریعہ ڈاک مفت کتاب مل جانے میں ممکن
نہیں۔

ہمارے احباب نے پورے طور پر ابھی اس طریق پر توجہ نہیں کی
کل جماعت احمدی میں سے صرف ایک صد خط بمشکل آیا
ہوگا جس میں میرے دوستوں نے اس طریق کی اہمیت کو
نہیں سمجھا۔ ورنہ وہ اس قدر لاپرواہی نہ دکھلاتے۔ گویا
دس ہزار کتاب میں سے قریباً ڈیڑھ ہزار کاپی کی خریداری
یا اشاعت کا سامان قوم نے مہیا کیا ہے۔ چونکہ اب
اس کی اشاعت کا وقت بہت ہی قریب آگیا ہے اس لئے
میں اپنے دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اول تو
اگر وہ اپنی ضروریات زندگی اور قومی چندوں کے دینے کے
بعد ایک آدھ روپیہ بچا سکیں۔ تو ضرور ایک آدھ یا زیادہ
روپیہ سے اس کتاب کو مجھسے منگوا کر اپنے اپنے ہندو
احباب میں تقسیم کریں۔ کیونکہ یہ کسی صورت میں منظور نہیں
کہ قومی چندے دان میں کس طرح کمی واقعہ ہو۔ اور اگر وہ
یہ نہیں کرسکتے تو پھر اس قدر تکلیف تو ضرور گوارا کریں
کہ مجھسے وہ متعدد کاپیاں مفت ہی منگوا کر اپنے شہر
کے ہندو اہل الرائے میں تقسیم کردیں اور محصولڈاک
کی خفیف رقم اپنے ذمہ ڈال لیں۔ اور جب وہ مجھ
سے کتابیں طلب کریں تو محصولڈاک کے لئے ٹکٹ خط میں
بند کردیں۔

اس وقت انگریزی پیغام صلح چھپکر تقسیم ہو رہا ہے
اردو کے شائع ہونے میں ابھی ہفتہ عشرہ باقی ہے۔
پیغام صلح تو چھپ چکا ہے لیکن اس کے ہمراہ جو کتاب شائع
ہونے کو ہے۔ وہ ابھی زیر طبع ہے۔ اس دوسری کتاب کا نام
کرشن اوتار ہے جس کا پہلا حصہ اب شائع کیا جاویگا اس
میں علاوہ اور امور کے ایک لطیف اور حکیمانہ بحث
مسئلہ تناسخ پر کی گئی ہے اور اس اعتراض کا جواب فلسفیانہ
طور پر دیا گیا ہے جو آریہ لوگوں نے حضرت اقدس کے دعوی
کرشن پر کیا ہے کہ آپ اس دعوے کے کرنے میں تناسخ
کے قائل ہیں۔ کرشن اوتار پیغام صلح کے بعد اپنی طرز کی
پہلی کتاب ہے۔ جس نے ہندو مسلمانوں کی مذہبی اختلاف
مٹا کر ملک کو حقیقی چشمہ روحانی پر لانے کی کوشش کی ہے
اس کے حصہ اول میں جواب زیر طبع ہے اوس حقیقت
کو شریمد گیتا کے حوالجات سے کھولا گیا ہے جس کے ماتحت
سری مہاراج کرشن جی علیہ الصلوة والسلام وقتاً فوقتاً
زمانہ میں ظہور فرماتے ہیں یہ کتاب نہایت ہی محبت اور
پریم سے لکھی گئی اور اُمید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالی اس ملک اور
قوم کیلئے مفید ثابت کریگا۔ اس کے ابتدائی حصہ میں وید
اور اوس کے مختص بہ زمان و مکان الہامی ہونے پر بحث کی
گئی ہے اور ملک کو دکھلایا گیا ہے کہ کیوں قرآن کریم کل
دنیا کے لئے ہے۔ اور وید کے ساتھ کیوں اس ملک کو قبول
کرلینا چاہیئے۔ اگرچہ اس کا حجم پیام صلح سے تین ڈھائی گنا ہوگا
اور اس کے لکھنے میں بہت ہی محنت برداشت کرنی پڑی ہے
لیکن یہی ہے

سرمۂ مفت نذر ہوں مری قیمت یہ ہے
کہ رہے چشم خریدار پہ احسان میرا

جن احمدی احباب نے مذکورہ بالا طریق اشاعت کی طرف توجہ نہ
کی اُمید ہے کہ کرشن اوتار کو دیکھ کر بہت جلد اس طرف توجہ
کریں گے۔

خواجہ کمال الدین وکیل بی اے چیفکورٹ پنجاب
احمدیہ بلڈنگ عزیز منزل نولکھا لاہور ۲۵ اگست ۰۸ء

نوٹ۔ جو ہندو صاحبان نصف آنہ کا ٹکٹ بھیجینگے
اون کو مفت پیغام صلح اردو یا انگریزی گھر میں بھیج جائیگا

تاریخہائے وفات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند
تاریخہائے وفات جناب حضرت اقدس ارسال خدمت ہیں جو کسی دیگر
متوفی پر ہرگز چسپاں نہیں ہوسکتی ہیں درج اخبار فرمادیں شاید
کسی طالب حق کیلئے مفید ہوسکیں۔ والسلام

۱۹۰۸ء
(۱) عیسیٰ احمدی بموجب وعدہ وحی مہیمن متوفی و مرفوع الی اللہ شد
۱۹۰۸ء
(۲) میرزا غلام احمد قادیانی عیسیٰ محمدی زندہ جاوید ہیں
۱۹۰۸ء
(۳) عیسیٰ متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است
۱۹۰۸ء
(۴) عیسیٰ زمان حسب وعدہ الہی متوفی و مرفوع الی اللہ شد
۱۹۰۸ء
(۵) مرزا غلام احمد فردوس مکانی ہیں
راقم غلام حسین پٹواری حضرت کیلیانوالہ (گوجرانوالہ)

ضرورت ناطہ

مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے جو
حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔
جوان عمر۔ خواندہ انٹرنس کم از مڈل پاس۔ برروزگار۔ قوم کا
بلوچ۔ عمر ۲۰ سال۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور غازیخان خاص کر تحصیل
ذیل۔ ڈیرہ ہر دو۔ سنگڑ۔ ضلع میانوالی۔ لیہ۔ بھکر۔ مظفر گڑھ
ضلع خاص اور سادات۔ مگر احمدی جماعت کا ہو۔
خط وکتابت بنام ع۔ معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

"میرا بھائی غور سے سنے"

(کیونکہ وہ پڑھ نہیں سکتا)

واضح ہو کہ میرے حقیقی بھائی محمد رمضان نے ایک کتاب شائع کی ہے جس کا نام زمانہ مہدی رکھا۔ اس کتاب میں مصنف نے بد تہذیب اور ہتک آمیز اور توہین وہ کلمات حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں استعمال کئے ہیں اور چند حدیثیں بھی لکھی ہیں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ میرا بھائی محض جاہل ہے۔ اردو بھی پڑھ نہیں سکتا۔ عربی فارسی تو الگ رہی۔ اس کی کتاب کے نکلنے پر میں نے مورکھ سیدھ رسالہ میں اس کو یک صد روپیہ کا انعامی اشتہار دیا تھا۔ کہ جو جو حدیثیں اوس نے لکھی ہیں۔ ان کے معنے تو بجائے خود رہے عبارت ہی صاف پڑھ سکتا ہے۔ اگر نہیں پڑھ سکتا ہے تو انہی حدیثوں میں سے ایک حدیث ہی جونسی ہم کہیں گے۔ دو منصف عالموں کے روبرو صاف اور صحیح پڑھ سکے اور وہ دونوں منصف عالم اس کی صحت خوانی کی شہادت دے دیں تو ہم ایک سو روپیہ انعام مصنف مذکور کو دینے کے لئے تیار ہیں اور ایک مہینہ تک اس کو مہلت ہے۔ بعد ایک ماہ کے بصورت عدم جواب دہی اس سوال یا شرائط کے ہم اوس سے یہ چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدی میں سچے دل سے داخل ہو کر بیعت خلیفۃ المسیح کی اختیار کرے ورنہ ایک سو روپیہ بیت المال سلسلہ احمدیہ میں داخل کرے۔ اب ایک ماہ یعنے یکم جولائی ۰۸ء سے اخیر جولائی یعنے یکم اگست تک گذر گیا۔ اوس نے اتنا بھی کسی آدمی کو نہیں کہا کہ لو میں ایک حدیث پڑھتا ہوں یا کوئی تحریر میری طرف روانہ کرتا جس میں صرف یہ لکھا ہوا ہوتا۔ کہ میں ایک حدیث جو تم کہو پڑھنے کو تیار ہوں۔ تم یک صد روپیہ سیدھا ان میں سے آؤ۔ اس کا میدان میں آنا تو درکنار بلکہ اس بیچارے نے چوں تک بھی نہ کی۔ یہ جانتا تھا۔ کہ میں محض جاہل ہوں۔ اب اس کو چاہیئے کہ یکصد روپیہ بیت المال احمدیہ میں داخل کر دے یا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی بیعت اختیار کرے اور اگر ان دونوں شرطوں میں سے کوئی بھی پوری نہ کریگا۔ تو یاد رکھے کہ خدا کی لعنت کے نیچے ہے بہتر تو یہ ہے کہ توبہ کرے اب بھی وقت ہے ورنہ وہ وقت آتا ہے کہ جو حال حق کے مخالفوں کا ہوتا ہے اس کا بھی ہو۔

والسلام

خاکسار مستری احمد دین از بھیرہ

"زہرہ" سے دو چار باتیں

چار بجے سے کچھ پہلے میری آنکھ کھلی تو یکدم میری نظر اس روشن ستارے کی طرف پڑی جو آجکل افق مشرق پر عروس فلک کی زینت بن رہا ہے بارش ہو چکی تھی مطلع صاف تھا اس لئے اس کا نکھرا ہوا رنگ کچھ عجیب دلاویز تھا۔ شگفتہ مزاج اکمل کا دل بے اختیار ہو گیا اس وقت شاعرانہ ترنگ میں جو کچھ کہ گیا وہ یہ ہے:۔ ایسی حالتیں جو کچھ میں کہ جاؤں اس کی اصلاح نہیں کیا کرتا۔

الماس کا یہ ٹکڑا۔ کیسا چمک رہا ہے
ماتھے پر آسمان کے جھومر لٹک رہا ہے

آنکھوں میں میری آجا او دور رہنے والے
کیا سن رہا ہے جو کچھ کہتے ہیں کہنے والے

کیوں دور دور ہم سے پھرتا ہے نور والے
ہم تو وہی ہیں تیرے مشتاق طور والے

اے صبح کے ستارے کیا روشنی ہے تیری
کیا شکل پیاری پیاری ہیں موہنی ہے تیری

یہ صبح صبح سیریں جو آسمان میں کیسی
یہ دوڑ دھوپ تیری ہے اس فضا میں کیسی

ہاں ہاں طرارے بھرتا تو جا رہا کہاں ہے
کس کا پیام لایا ہے کس کا خبر رساں ہے

میں خوب جانتا ہوں جس کا پیام بر ہے
جس مہربان کی خاطر بیداری سحر ہے

از بس قریب ہے اب وقت ظہور صادق
پھیلیگا کوئی دم میں دنیا پہ نور صادق

ہو جائیگا اجالا نکلیگا شاہ خاور
پہونچیگا فیض اس کا افلاک سے زمیں پر

میرا بھی ایک صادق رہتا ہے آسماں پر
قربان میری جاں ہو اس پیارے دلستاں پر

وہ نیر رسالت وہ آفتاب قدرت
پھیلی ہے اک جہاں میں جس کی ضیاء وحدت

جو نور ہے خدا کا جو طور ہے خدا کا
فرزند مصطفےٰ کا ہادی رہ ہدیٰ کا

خاک قدم سے جسکی انوار حق ہویدا۔
اک اک ادا سے جس کی شان خدا ہے پیدا

میرے عزیز تارے اس کی خبر سنانا
اس تیرہ جہان کے حالات کچھ بتانا

کب پھر طلوع ہوگا الہام کے افق پر
کب پھر رجوع ہوگا۔ اسلام کے افق پر

کب آئینگی بہاریں۔ اصحاب کے چمن میں
کب گائینگے ملاریں۔ احباب پھر وطن میں

کب وہ کلام عزت آویزہ گوش ہوگا
ہاں کب وہ جام وصلت دلبر کا نوش ہوگا

کب پیارا پیارا چہرہ مشتاق دید دیکھیں
کب صائمین فرقت۔ وصلت کی عید دیکھیں

زہرہ! او پیاری زہرہ ہاں یہ لمبی داستان ہے
اور اس طرف کو۔ لے کہ وہ ہو رہی اذان ہے

تیرا سفر ہے لمبا اب جاؤ تم خوشی سے
اکمل بھی جا رہا ہے مسجد نماز پڑھنے

محمد ظہور الدین۔ (اکمل) آف گولیکی

دعا مدد میں اپنی قوم سے ملتمس ہوں کہ للہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ میرے تبادلہ کے کام کو سرانجام پہونچاوے اور افسران بالادست اس کو منظور فرما کر حکم جاری کر دیں۔ عاجز بشارت علی خان احمدی سگنیلر ریواڑی

رعایتی اعلان مجموعہ فتاوی احمدیہ کا

اسلامی احکام کی صحیح تعمیل صحیح علم سے ہو سکتی ہے اس غرض کیلئے یہ کتاب پانچسو مسائل فقہ کا مجموعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان وقلم سے نکلا ہوا معہ ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح چھاپا گیا ہے کہ احمدی احباب حضرت مسیح موعودؑ کی منشاء کے مطابق اسلامی احکام کی تعمیل کریں یہ کتاب مسائل شرعیہ میں مختلف علماء کے اختلافات کو رفع کرنیمیں یادگار زمانہ ہے ہر احمدی کے پاس اس کا ہونا لازمی ہے قیمت ایک روپیہ دس آنہ مقرر ہے اگر کل احباب ملکر کئی جلدیں خریدیں تو محصول معاف ہوگا خریداری کی درخواستیں بنام مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قابلِ تقلید نمونہ

یہ اقرار جو احمدیوں نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے کمال شکر کا مقام ہے کہ یہ اقرار احمدیوں کی طرف سے صرف زبانی ہی نہیں ہے بلکہ عملی حالت میں ہے جو ایسا ہی ہونا چاہیئے پہلے شہدا مولوی عبد الرحمٰن صاحب اور صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کا عملی نمونہ تو روز روشن کی طرح عوام پر ظاہر ہے۔ حال میں ایک تازہ مثال گوش گذار احباب کرتا ہوں۔ عزیزم بھائی غلام قادر خان راجپوت احمدی سکنہ لنگڑوعہ ضلع جالندھر جو عمر میں بیس سالہ ہیں اور جوانی کے عین کمال پر ہیں۔ خدا ہزار ہا رحمتیں ان کے شامل حال کرے کہ اونہوں نے اپنی شادی کے موقعہ پر پاک نمونہ دکھایا جو درج ذیل ہے۔ عزیز موصوف کے ایک بڑے بھائی چودہری امیر خان صاحب ہیں جو انگریزی خوان مگر تند خوی اور سخت طبعی میں کمالیت پر ہیں اور گھر کے کاروبار کے وہی مختار ہیں۔ عزیز موصوف کی تاریخ شادی قریب ۲۴ر جولائی ۱۹۰۸ء بروز جمعہ مقرر تھی برات موضع بڑودہ میں جانی تھی شادی سے پہلے عزیز نے بارہا اپنے بھائی امیر خان صاحب کارمختار کی خدمت میں بذریعہ تحریر (بوجہ خوف زبردستی طبیعت) پورے پورے طور پر عرض کیا کہ میں خلاف سُنت رسول اکرم ہرگز شادی نہیں کرونگا اگر بدرسومات کروگے تو پچھتاؤگے مگر چودہری امیر خان صاحب نے جن کا دل کہ سُنت رسول سے بیزار تھا اور جن بدرسومات کو ترک کرنے کی عوض ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجہ تکالیف کفار وطن چھوڑنا پڑا تھا۔ ایسا ہی امیر خان صاحب نے اسی بنا پر اپنے عزیز بھائی سے وطن چھڑانا چاہا اور چاہا۔ کہ اسلامی رسوم کی بجائے رسومات کفار جاری ہوں تاکہ راجپوتی جو کہ آجکل کفر کے جامہ سے مزین ہے اس کی بے حرمتی نہ ہو (خدا رحمت نہ بھیجے ایسی راجپوتی پر جو اسلام سے دُور ہو) چنانچہ بموقعہ شادی نقال اور باجا وغیرہ منگوالیا۔ ادہر عزیز موصوف نے بھی جو کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد مسیح موعود کے ہاتھ پر کر چکا تھا اسلامی جوش کی چمکار دکھائی۔ اور رسولی فرمان کی بجا آوری میں شادی سے صاف انکار کر دیا۔ اس پر چودہری صاحب نے ایک اور منافقانہ چال چلی کہ باجے والوں کو کہا کہ تم بڑودہ میں ہم سے آگے آگے پہونچ جاؤ اور موقعہ پر اپنا کام شروع کر دینا اور عزیز موصوف سے کہا کہ اچھا آپ ہمیں تنگ کرتے ہیں آپ کا اختیار ہے تمہارے اصرار پر ہمنے جبراً و قہراً آپ کا کہا کر دیا ہے لیکن تم تو ہمیں دین و دنیا میں روسیاہ کرنا چاہتے ہو۔ (چنانچہ ایسا ہی ہُوا) اور خواہ مخواہ اسلامی احکام کی پابندی کرانے ہو اور سُنت رسول سُنت رسُول لئے پھرتے ہو۔ کیا راجپوتی کچھ بھی چیز نہیں۔ ہم ایسے اسلام کو سو سلام کرتے ہیں جو ایسی من مانی خوشیوں کو پورا نہ ہونے دے اور تماشاؤں کے چاؤ سے باز رکھے۔ ہمیں تو اسلام کفایت شعاری کی قید میں ڈالتا ہے ہم تو کسی اور مذہب میں ہوتے تو بہتر تھا۔ جب ہمیں دولت اور ثروت میسر ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم ایسے موقعہ سے چوکیں خیر چار و ناچار چودہری امیر خان صاحب اپنی منافقانہ چال کے بھروسہ پر اپنے بھائی کو ہمراہ لیکر بمعہ برات کے دفع الوقتی سمجھ کر بڑودہ کو اسلامی رسوم سے چلے۔ ادہر بڑودہ سے چودہری صاحب کو بھی تاکید پر تاکید کہ دیکھنا کہیں سنسان نہ آئیں اس سے ایک تو ہماری راجپوتی کو داغ لگیگا (چنانچہ لگا) اور دوسرے ان احمدیوں کا کہنا کرنا پڑیگا۔ نیز ناچ تماشہ کے بغیر شادی کیا ہوتی ہے جب اس کا نام ہی شادی ہے تو اگر ناچ رنگ نہ ہوں تو شادی کیا ہوئی خاک۔ یہ تو ماتم ہوا۔ لڑکا کہاں تک انکار کریگا آخر جوانی کی حالت ہے۔ اس عمر میں شادی کی امنگ تو سب کچھ کرا لیتی ہے لوگ تو ہزار ہزار روپیہ دیکر بیاہ کراتے ہیں کیا اسے مفت کی کھیر بھی ہضم نہ ہوگی۔ غرضکہ برات موضع بڑودہ بلا شیطانی کارخانہ کے پہونچ گئی اور کفر کا اسلام کے آگے کچھ چارہ نہ گیا۔ جب برات بیٹھ گئی اور شربت وغیرہ مہمانوں کو پلا یا گیا تو پھر شیطان کا آخری مدد حسب ارشاد چودہری امیر خان صاحب شروع ہوا۔ تب عاشق عزیز اسلام نے مصلحت وقت دیکھ کر ایسے کفرستان سے جہاں کہ اسلامی مخالفت بڑے شوق سے ہو رہی تھی محض اکیلے رات رات اپنے اسلامی نور کے چاند سے مدد لیکر نہ جان کا خوف کیا نہ بیوی کی خواہش کی۔ نہ کسی رشتہ دار کا ناجائز لحاظ کیا اور نہ ہی اپنے ظالم بھائی کی پرواہ کی شیطانی محفل کو چھوڑ اور دل میں یہ کہکر کہ لو تماشہ والے موجود ہیں آپ شادی کریں دوسرے روز کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور میں جماعت احمدیوں میں آداخل ہوئے۔ اے عزیز آپ کو یہ ہجرت مبارک ہو غور کا مقام ہے کہ عزیز کا یہ عالم جوانی سُسرال کا چاؤ سر رشتہ داروں کا سمجھاؤ۔ بڑے بھائی کا دباؤ۔ جان کا بچاؤ۔ اتنی باتوں کے ہوتے ہوئے پھر ایسا حوصلہ جو محض خوشنودی خدا و رسُول و مسیح موعودؑ کے لئے تھا۔ اس سے زیادہ اور کیا پاک نمونہ ہو سکتا ہے جبکہ ادنےٰ ادنےٰ ابدعات کے رفع کرنے کے لئے خدا نے احمدیوں میں یہ پاک جوش دیا ہے تو پھر کیونکر یہ سلسلہ اپنے کمال کو نہ پہونچیگا۔ خدا ہزار ہزار برکتیں ہمیشہ اپنے بندہ مسیح موعودؑ کے شامل حال کرے جس نے کہ دوبارہ اسلام کی رُوح ہم میں پہونچی دوسری طرف مخالفان احمدیہ کا نمونہ بھی قابل غور ہے کہ باوجود رسُول کے خادم کے بعض عزیز موصوف کے اتنے اصرار اور اس طرح طرح سے سمجھانے کے پھر بھی آنکھیں بند کرکے اپنے کیفر کردار کو پہونچے اور نہ دین کے رہے اور نہ دنیا کے۔ اب انہیں غور کرنا چاہیئے کہ اس امر میں ان کی دین و دنیا قائم رہی جو اونہوں نے کیا۔ یا اس میں قائم رہتی تھی جسپر عزیز موصوف عمل کرانا چاہتا تھا۔ عقلمند کو آئندہ کے لئے ضرور عبرت پکڑنی چاہیئے۔ خصوصاً راجپوت قوم کو۔ کیونکہ ایسی بدعات میں یہ قوم زیادہ گرفتار ہے۔

اب میں مختصراً احباب احمدیہ کاٹھ گڑھ کی مہمان نوازی کا حال بھی لکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اُن صاحبان نے عزیز موصوف کو اپنے عزیزان سے واقعی عزیز سمجھا اور اپنے سائیہ الطاف میں اپنے مہمان کو لیا۔ بلکہ میں نے چودہری سوہنے خان۔ وحید محی حسین خان پنشنر و بھائی عبد السلام و جمال الدین وغیرہ کی زبانی یہاں تک بھی سُنا کہ ہم اپنے مہمان کی شادی کرینگے اور ہم پر واجب بلکہ فرض ہے کہ ان کی شادی کریں۔ صرف اس کی اجازت درکار ہے اور ہم ان کو اس وقت تک یہاں رکھینگے جب تک کہ اس کے بھائی چودہری امیر خان صاحب خود یہاں آکر ان سے اپنی ناشائستہ حرکات کا اقرار کرکے ان سے معافی طلب نہ کرینگے۔ ہم کو یہ ہماری جان سے زیادہ عزیز ہے ایسے مومن کم ملتے ہیں اوروں نے تو یہی اقرار کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ انہوں نے دین دنیا پر مقدم کر دکھایا ہے خدا اونہیں جزاء خیر دے۔

الراقم خاکسار امیر محمد خان احمدی راجپوت پٹواری سکنہ ہریانہ۔ ضلع ہوشیارپور

ضرورتِ نکاح

میری ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کے واسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی عمر چہ سال و تین سال۔ خط و کتابت بنام۔ م۔ س۔ معرفت ایڈیٹر بدر ہو

ہم نے سنا ہے کہ بعض نادان لوگوں نے لاہور میں یہ خبر اڑائی ہے کہ جماعت احمدیہ میں تفرقہ ہو کر دو گروہ ہو گئے ہیں بداندیش ہمیشہ یہ ظن کرتے رہتے ۔ کہ حضرت کی وفات پر یہ سلسلہ درہم برہم ہو جائیگا۔ اور اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو آپ کی وفات کے بعد کیا پہلے ہی تباہ ہو جاتا۔ مگر جس کا محافظ خدا ہو۔ اوسے کون تباہ کر سکتا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے بعد کوئی اختلاف رائے دربارۂ خلافت جماعت میں ہو بھی جاتا۔ تب بھی سلسلہ کی صداقت پر اس کے سبب سے کوئی شبہ نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی سے تمام جماعت کو اس معاملہ میں ایسا اتفاق عطا کیا ہے۔ کہ تمام مرد و زن۔ چھوٹے بڑے مہاجرین انصار سابقین و متاخرین ممبران صدر انجمن۔ اہل بیت اولاد واقربا مسیح موعود و مہدی معہود نے بالاتفاق حضرت مولوی نور الدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور سب دلی خلوص سے ساتھ ہر وقت آپ کی اطاعت اور آپکی فرمانبرداری کو اپنی سعادت سمجھ رکھی ہے۔ اور خدا کے فضل پر ہم امید کرتے ہیں۔ کہ انشاء اللہ تعالے ایسا ہی ہوتا رہیگا۔

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کو

اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریدار صاحبان کے نام وی۔پی نہیں جا سکتا۔ اس واسطے آئندہ افریقہ۔ آسٹریلیا۔ انگلینڈ چین و دیگر ممالک غیر جہاں جہاں ہمارا اخبار جاتا ہے ان کی خدمت میں بغیر پیشگی قیمت وصول ہونے کے اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔ ہر سال کی قیمت پیشگی آنی چاہئیے موجودہ سال کی قیمتیں جن کے ذمہ ہیں وہ ضرور بھیجدیں۔ مینیجر

۲۷۔ اگست سنہ ۰۸ء کے پرچے کے مضامین

منشی ظہیر الدین صاحب مصنف رسالہ ردّ چکڑالوی نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر جو اعتراضات ہوئے ہیں ان کے جوابات میں

ایک لطیف مضمون لکھ کر بھیجا ہے جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۷۔ اگست کے پرچہ میں درج ہوگا۔ کیونکہ موجودہ پرچے میں اس کے واسطے گنجائش نہ تھی۔

ماسٹر عبد الرحیم صاحب نے ایک لطیف نظم پوربی زبان میں لکھی ہے وہ بھی انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج ہوگی

ایک بے نظیر رسالہ

اپنے سلسلہ کے رسالہ جات تعلیم الاسلام۔ ریویو۔ الحکم و بدر جو کچھ خدمات دینی کر رہے ہیں۔ وہ ظاہر ہے لیکن رسالہ تشحیذ الاذہان بعض اپنے اندر ایسی خوبیاں رکھتا ہے۔ جو کسی دوسرے اخبار یا رسالہ کو نہ حاصل ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ اس رسالہ کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اس کا بانی اور ایڈیٹر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کا فرزند ارجمند اولو العزم صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب ہے۔ جس کے پاس حضرت مرحوم کی بعض پرانی یادداشتوں کے علاوہ آپ کی اس حصہ زندگی کے احوال و اقوال کی تفصیل کا ایک بڑا ذخیرہ ہے جو کہ آپ اندرون خانہ گذارتے رہتے ان وجوہات نے اس رسالہ کو ایسا قیمتی بنا دیا ہے کہ وہ نہ صرف بچوں اور نوجوانوں کے واسطے تشحیذ الاذہان کا موجب ہے بلکہ بڑوں اور بوڑھوں کے واسطے بھی اسم بامسمےٰ دماغ اور دل کے لئے ایک ضروری مطالعہ ہے۔ قیمت سالیانہ عوام سے ۱۲ اور طلباء سے ۱۲ ہے۔ ہر قمری مہینہ کی ۱۰ تاریخ کو عمدہ کاغذ پر بہت اہتمام سے چھاپا جاتا ہے۔ اور دفتر مینیجر رسالہ مذکور واقع قادیان سے مل سکتا ہے۔

ضرورت نکاح

ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈیژنل راولپنڈی میں سب پوسٹماسٹر ہے۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

ضرورت ملازمت

میاں عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی ہے۔ محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ محکمہ ڈاکخانہ میں ملازم رہ چکے ہیں۔ انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے۔ جانیکو طیار ہیں۔ اُمید ہے کہ دوست ان کا خیال رکھیں گے اور جہاں موقع ہو۔ عاجز کو اطلاع دیں گے۔

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی حجام جو قادیان کا رہنے والا اور معقول آمدنی والا ہے شادی کرنا چاہتا ہے پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی۔ علاج معالجہ سے فائدہ نہیں ہوا۔ اولاد کی خاطر شادی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی حجام ہو۔ عمر شخص مذکور کی ۳۰ سال کے اندر ہے۔ آمدنی پچیس تیس سے کسی صورت میں کم نہیں۔ درخواستیں اور خط و کتابت حکیم مفتی فضل الرحمان صاحب قادیان کی معرفت ہو۔

ممیرا کی رعائتی قیمت فی تولہ صہ روپیہ ہے

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے نئے خریداروں سے للعہ روپیہ لئے جاویں گے بصورت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا دس تولہ کے خریدار کیلئے خاص رعائت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی نامی حکماء کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت

المشتہر۔ محمد یٰسین احمدی از مقام داتہ۔ مانسہرہ ضلع ہزارہ

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے۔ مینیجر بدر

کتب حضرت اقدس مسیح موعود

حضرت اقدس کی جن کتب کی اشاعت کا اشتہار دیا گیا تھا ان کے متعلق جو درخواستیں آئی تھیں وہ بہ سبب کتابوں کے تا حال مکمل نہ ہو سکنے کے تعمیل نہیں ہو سکیں بعض اوراق جو باقی تھے ان کے چھپنے کا انتظام مہتمم صاحب کر رہے ہیں جب چھپ جائیں گی۔ ارسال خدمت ہونگی۔ ناظرین صبر سے انتظار کریں۔

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامورین اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور مخالفین علماء کے عقائد کو ان ہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے۔ کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں۔ پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرضکہ آج کل کے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ہو گا۔ قیمت ۳؍

ظہور المسیح یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب قاضی اکمل آف گولیکی کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثلاً سیف چشتیائی درہ ودائی۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے آیۃ "وعد اللہ الذین آمنوا منکم" (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ "

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶؍ کر دی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کے دبیز کاغذ پر نہایت خوشخط اور اعلیٰ چھپی کتاب رعایتی بے جلد چار روپیہ مجلد چار روپے ۱۲ آنہ میں دی جاتی ہے۔

در ثمین حضرت اقدس ؑ کی تمام نظموں کا (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجموعہ مجلد ۸؍ غیر مجلد ۶؍

شرف مہا کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے۔ قیمت ۸؍ جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف آدھ آنہ (۲؍)

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱؍

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کار خانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۲؍ عصمت انبیاء ۱؍

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸؍

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ قیمت ۳؍

حیرت کی حیرانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹؍

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقاید کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۳؍

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱؍

کامن احمدی (اللہ داد) قیمت ۱؍

آنہ ڈکشنری طالب علموں کیواسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱؍

عجیب و غریب مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپکو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب یا پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص ادویہ کو مد نظر رکھا جاوے۔ اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے۔

مصری گولیاں یہ گولی قبض کیواسطے ایک گولی یا شدید قبض کی حالت میں دو اور دستوں کیواسطے چار تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ۲؍

تریاق البواسیر خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھکر کوئی نہیں ہے۔ تین ہفتہ کیواسطے (۱۲؍)

تریاق الخنازیر خنازیر کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے جسکو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ ۴۰ یوم کیواسطے صہ؍

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت ملکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۲۴ یوم کیواسطے (صہ)

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کیواسطے اور عام کمزوریوں کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور ریزش منی کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲؍ ۱۴ خوراک کافی ہیں۔

آتشک جدید و کہنہ - خوراک دو ہفتہ۔ قیمت صہ؍

سوزاک قدیم و جدید - خوراک ایک ہفتہ قیمت عہ؍

حب صرع - مرگی اور ہسٹریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں فی درجن عہ

اکسیر ضیق النفس کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے عا؍

نوٹ - ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب

رئیس مالیر کوٹلہ۔ قادیان ضلع گورداسپور۔